احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اشاعت خصوصی

جمعرات 20 مارچ 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 20 مارچ 2003ء، 16 محرم 1424 ہجری 20 امان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 61

## بیواؤں اور یتیموں کی درخواست

حضرت نعیم النحامؓ قبیلہ بنو عدی کے فرد تھے- اور بنو عدی کی بیواؤں اور یتیموں کی نگہداشت کرتے تھے- انہوں نے قبول اسلام کے بعد ہجرت کا ارادہ کیا تو بیواؤں اور یتیموں نے ان سے درخواست کی کہ ہمیں چھوڑ کر نہ جائیں کوئی شخص آپ کو گزند نہیں پہنچا سکتا چنانچہ اس وقت حضرت نعیمؓ ہجرت نہ کر سکے اور 6ھ میں مدینہ ہجرت کی۔

(اسد الغابہ جلد5 ص32)

## شرائطِ بیعت میں شرط چہارم اور نہم ہمدردی خلق اور خلق اللہ کو فائدہ پہنچانے کے متعلق ہے

# خدمت اور ہمدردی خلق کے بارہ میں مسیح موعود کی پاکیزہ تعلیمات

## یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے

### شرائط بیعت میں ہمدردی خلق کی تعلیم

حضرت مسیح موعود نے اپنے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کیلئے جو دس شرائط تحریر فرمائی ہیں ان میں دو شرائط کا تعلق بنی نوع انسان کی خدمت اور ہمدردی سے ہے آپ فرماتے ہیں:-

''چہارم- یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے-''

نہم- یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا- اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا-''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص189-190)

### مخلوق سے ہمدردی کا سلوک

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک (-) اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے- اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے- حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا- میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا- میں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی- جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی- پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا- کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی- اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی- ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی- میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ- وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دیگا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی- دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے- اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے-

(ملفوظات جلد چہارم ص215)

### مخلوق کا حق دبانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی

بعض نو مبائعین کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا:-

''اس وقت بھی دنیا کی حالت ایسی ہو رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لائی ہے تم بہت اچھے وقت آ گئے ہو- اب بہتر اور مناسب یہی ہے کہ تم اپنے آپ کو بدلا لو- اپنے اعمال میں اگر کوئی انحراف دیکھو تو اسے دور کرو- تم ایسے ہو جاؤ کہ نہ مخلوق کا حق تم پر باقی رہے نہ خدا کا- یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی' کیونکہ وہ ظالم ہے-''

(ملفوظات جلد دوم ص195)

### حقوق العباد کی حفاظت کریں

''جہاں تک ہو سکے مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور شفقت کرو- یاد رکھو شریعت کے دو ہی قسم کے حقوق ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد- مگر میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی بدقسمت نہ ہو تو حقوق اللہ پر قائم ہونا سہل ہے (-) لیکن حقوق العباد میں آ کر مشکلات پیدا ہوتی ہیں جہاں نفس دھوکہ دیتا ہے- ایک بھائی کا حق ہے اور اس کے دبا لینے کا فتویٰ دیتا ہے- مقدمات ہوتے ہیں تو چاہتا ہے کہ شریک کو ایک حبہ نہ ملے سب کچھ مجھ ہی کو مل جاوے- غرض حقوق العباد میں بہت مشکلات ہیں- اس لئے جہاں تک ہو سکے اس کی بڑی رعایت اور حفاظت کرنی چاہئے- ایسا نہ ہو کہ آدمی دوسرے کے حقوق تلف کرنے والا ٹھہرے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ملتا ہے جس کے لئے دعا کی بڑی ضرورت ہے-'' (ملفوظات جلد چہارم ص215)

### اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام مقدم کریں

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے- اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں برجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے-''

(روحانی خزائن جلد 6 ص395)

## مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است

# حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کی خدمت خلق کے شاندار نظارے

## احمدی بلاتمیز مذہب وملت دنیا بھر میں طبی، تعلیمی، ملی اور دوسری خدمات بجالارہے ہیں۔

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

### طب کے میدان میں عالمی خدمات

☆ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی طرف سے علاج اور دعاؤں سے ہمدردانہ خدمات۔
☆ نور ہسپتال قادیان اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کی طویل طبی خدمات اور 1995ء میں المہدی ہسپتال مٹھی کا قیام۔
☆ نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے 12 ممالک میں 39 ہسپتالوں اور کلینکس کے ذریعہ کروڑوں لوگوں تک طبی سہولیات کی فراہمی کا جاری سلسلہ۔
☆ تھر جیسے پسماندہ علاقے میں احمدی معلمین کے ذریعہ طبی سہولیات کی فراہمی۔
☆ ہومیوپیتھی طریق علاج کا دنیا بھر میں جماعت کے ذریعہ پھیلاؤ۔ ایم ٹی اے پر حضور انور کے لیکچرز اور کتاب کی اشاعت۔ وقف جدید فری ہومیوپیتھی ڈسپنسری سمیت دنیا بھر میں سینکڑوں فری ڈسپنسریوں کی خدمات نیز طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ وہسپتال ربوہ کا قیام۔
☆ جماعتی ہسپتالوں میں نادار مریضوں کے مفت علاج کی بلاتمیز مذہب سہولت۔
☆ دنیا بھر میں فری میڈیکل کیمپس کے ذریعہ لاکھوں لوگوں کو طبی سہولت کا جاری سلسلہ۔
☆ احمدی سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی طرف سے مریضوں کا مفت معائنہ اور ادویات کی فراہمی۔

### آئی بنک اور بلڈ بنک کا قیام

☆ ربوہ میں مستقل طور پر بلڈ بنک کا 1994ء میں قیام۔ ہر سال ہزاروں مریضوں کو خون کی بلا معاوضہ اور بلا امتیاز مذہب وملت فراہمی۔
☆ دنیا بھر میں احمدیوں کی طرف سے عطیہ خون کی عظیم خدمت کا جاری سلسلہ۔
☆ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کا 2000ء میں قیام۔ اس کے ڈونرز کی تعداد تقریباً چار ہزار ہو چکی ہے۔ فروری 2002ء تک آنکھوں کی پیوندکاری کے 16 کامیاب آپریشن جن میں 9 غیر از جماعت ہیں۔
☆ جماعت احمدیہ انڈونیشیا آئی ڈونیشن میں دنیا بھر میں صف اول میں شامل ہے۔ اور ایک ہزار سے زائد خواتین نے آنکھوں کا عطیہ پیش کیا۔
☆ خاتون اول انڈونیشیا نے پورے ملک سے 24 خواتین کو مدعو کیا تو ان میں 15 احمدی خواتین تھیں۔
☆ ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر آئی ہسپتال کراچی کا قیام۔

### عالمگیر تعلیمی خدمات

☆ نظارت تعلیم، وکالت تعلیم اور ذیلی تنظیموں میں شعبہ تعلیم اور امور طلبہ کا مستقل قیام۔
☆ مرکز سلسلہ قادیان و ربوہ نیز برصغیر اور اس سے باہر کئی مقامات پر ابتدائی سطح سے لے کر اعلیٰ تعلیمی اداروں کا قیام اور ان کی طویل تعلیمی خدمات۔
☆ نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت افریقہ کے مختلف ممالک میں 557 پرائمری اور 40 جونیئر و سینئر سیکنڈری سکولوں کے ذریعے لاکھوں لوگوں کو تعلیمی سہولت۔
☆ نادار طلبہ کے لئے فنڈز کی فراہمی اور تعلیمی وظائف کی مستقل سکیم۔
☆ اعلیٰ تعلیم کیلئے وظائف اور ذہین طلبہ کیلئے سکالرشپ اور تمغوں کا اجراء۔
☆ فری کوچنگ کلاسز کے ذریعہ کمزور طلبہ کی تعلیمی امداد۔
☆ کیریئر پلاننگ پر سیمینارز اور انفارمیشن سیل کے ذریعہ طلبہ کی راہنمائی۔
☆ بک بنک کے ذریعہ ضرورت مند طلبہ کیلئے کتب کی فراہمی۔
☆ قرآن کریم اور دینی تعلیم کیلئے قابل قدر انفرادی اور اجتماعی کوششیں۔
☆ ایم ٹی اے کے ذریعہ مختلف زبانیں سکھانے کے پروگرام۔
☆ فری کمپیوٹر ایجوکیشن کا انتظام۔ ☆ مختلف مقامات پر طلبہ ہوسٹلز کا قیام
☆ ووکیشنل ایجوکیشن کی سہولت اور خواتین کو سلائی مشینوں کے تحائف کی سکیم۔

### کفالت یتامیٰ و بیوگان

☆ قادیان میں دُور الضعفاء کا قیام۔
☆ 1926ء میں یتامیٰ اور بیوگان کیلئے دارالشیوخ اور پھر ربوہ میں دارالاقامہ کی خدمات۔
☆ جشن تشکر کے موقع پر کفالت یتامیٰ کمیٹی کا قیام جس کے ذریعہ 1500 یتامیٰ کی کفالت اور تعلیم وتربیت کا انتظام ہے۔
☆ بیوگان کی مالی امداد کیلئے مستقل وظائف کی سہولت۔
☆ بیوت الحمد سکیم کے ذریعہ ایک سو کے قریب گھروں پر مشتمل ربوہ میں ایک خوبصورت کالونی۔ اس سکیم کے تحت پانچ صد سے زائد احباب کو تعمیر مکان کیلئے کلی یا جزوی امداد دی جا چکی ہے۔
☆ شہداء واسیران راہ مولیٰ کے خاندانوں کیلئے سیدنا بلال فنڈ کا قیام۔

### خدمت خلق کی عالمی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ

☆ 1993ء سے خدمت خلق کی عالمی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ کا قیام۔
☆ یورپ وافریقہ اور دیگر آفت زدہ علاقوں میں اس تنظیم کی مثالی خدمات۔
☆ بوسنیا، البانیہ، کسووو، ترکی، سیرالیون، بھارت، ہیٹی اور جرمنی میں قحط زدگان، زلزلہ سے متاثرہ افراد اور سیلاب میں گھرے لوگوں کی انسانی ہمدردی کے تحت امداد۔
☆ تعلیم، میڈیکل اور بہبود یتامیٰ اور خود کفالت کیلئے تنظیم کے جاری پروگرام۔
☆ یورپ میں چیریٹی واک کے ذریعہ خدمت خلق کے اداروں کے لئے فنڈز کی فراہمی۔

### مظلوم اقوام کی امداد

☆ کشمیر کے مظلوم عوام کیلئے قانونی، طبی، مالی اور جانی امداد اور عالمی رائے عامہ کی بیداری کا انتظام۔
☆ برصغیر کے مظلوم مسلمانوں کے آزاد وطن کی خاطر تحریک پاکستان میں بھرپور شرکت اور ہر قسم کی عملی جدوجہد
☆ عالم عرب کے حقوق خصوصاً فلسطین، اردن، تیونس، مراکش، لبنان اور لیبیا کی آزادی کیلئے کامیاب سفارتی کوششیں۔
☆ بلقان کی ریاستوں بوسنیا، کسووو اور البانیہ کے جنگ سے تباہ حال عوام کیلئے مالی ومعاشرتی امداد، گم شدہ عزیزوں کو ڈھونڈنے کے لئے احمدیہ ٹی وی پر خصوصی مہم چلائی گئی۔
☆ افریقہ کے قحط زدہ اور جنگوں سے بدحال مظلوم عوام کیلئے غیر معمولی خدمات کا جاری سلسلہ۔

### متفرق خدمات

☆ مہمانوں کی خدمت کیلئے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کا نظام دنیا بھر میں بیسیوں مقامات پر جاری ہے۔
☆ رمضان اور عیدین کے مواقع پر جماعت کی طرف سے غرباء کیلئے گفٹ پیکس کی تقسیم مثلاً 2002ء میں صرف خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیراہتمام عیدالفطر کے موقع پر 40 لاکھ روپے کے تحائف دیئے گئے۔
☆ آسمانی آفات پر جماعت کی طرف سے دنیا بھر میں ریلیف کیمپس کا قیام۔ مثلاً 1994ء میں جاپان اور پھر ترکی کے زلزلہ زدگان کیلئے خدمات۔
☆ مختلف جماعتی اداروں کی طرف سے غرباء کی امداد کیلئے جاری سکیمیں۔
☆ گرمیوں میں مختلف مقامات پر ٹھنڈا پانی پلانے کا انتظام۔
☆ موسم گرما میں مستحقین میں گندم اور سردیوں میں گرم کپڑوں کی فراہمی کا مستقل نظام۔
☆ بے کس قیدیوں کو قانونی اور مالی امداد کی فراہمی اور خوشیوں کے مواقع پر تحائف کی تقسیم۔
☆ غریبوں کی شادیوں پر سامان اور نقدی کی شکل میں گرانقدر امداد۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 21 فروری 2003ء کو اس مقصد کیلئے "مریم شادی فنڈ" قائم فرمایا جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ انشاءاللہ

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاءالاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 6 روپے

## مشرق ومغرب کے رہنے والو خوش ہوجاؤ کہ تمہارا دولہا آ گیا

# خدا کی محبت کا سورج قادیان سے چڑھا ہے خواب غفلت کو ترک کردو

## آؤ ہم سب خدا کی حمد کے ترانے گائیں اور ثناء کے قصیدے پڑھیں

### حضرت مصلح موعودؓ کے معرکۃ الآراء لیکچر احمدیت کا ایک باب

اے بھائیو اور بہنو! خدا نے ہمیں اس لئے پیدا کیا ہے تا ہم اس کے جلال کے مظہر ہوں۔ اور تا اس کی صفات کو اپنے اندر جذب کریں۔ جب تک ہم اس مقصد کو پورا نہ کریں ہم ہرگز کامیاب نہیں کہلا سکتے۔ ہماری دنیاوی ترقیات کیا ہیں؟ ایک مشغلہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں۔ یہ تمام ترقیات ہمارے کس کام کی اگر ہم خدا کو اپنے پر ناراض کر لیتے ہیں؟ اور ابدی ترقیات کے راستے اپنے اوپر بند کر لیتے ہیں۔ اگر ہم دنیا کے سب سے بڑے موجد بھی ہیں لیکن اس علم کی طرف توجہ نہیں کرتے جس کے ذریعہ سے ہم ابدی زندگی میں نور حاصل کر سکیں۔ تو ہماری مثال اس طالب علم کی ہے جو سارا دن کھیلتا رہتا ہے اور اس پر خوش ہو جاتا ہے کہ اس نے مقابلہ میں اپنے حریف کو پچھاڑ لیا۔ لیکن وہ اس مقابلہ کی فکر نہیں کرتا جو اس کی ساری زندگی کو سدھارنے والا ہے۔ زندگی وہی ہے جو نہ ختم ہونے والی ہو۔ اور راحت وہی ہے جو نہ مٹنے والی ہو۔ اور علم وہی ہے جو ہمیشہ بڑھتا رہے۔ پس ابدی زندگی اور دائمی راحت اور حقیقی علم کی طرف توجہ کرو تا دونوں جہان کا آرام پاؤ۔ اور اسی طرح خدا تعالیٰ کو خوش کرو جس طرح کہ دنیا کے لوگوں کو خوش کرنا چاہتے ہو۔

اے بھائیو اور بہنو! خدا تعالیٰ نے تمہاری پریشان حالت کو دیکھ کر آپ تمہارے لئے رحمت کا دروازہ کھولا ہے اور خود تم کو بلانے کے لئے آیا ہے۔ پس اس کے اس احسان اور اس کی محبت کی قدر کرو۔ اور اس کی نعمتوں کو رد نہ کرو۔ اور اس کے احسانوں کو حقیر سمجھ کر ان سے منہ نہ پھیرو کہ وہ خالق ہے، اور مالک ہے اور اس کے آگے کسی تکبر کرنے والے کا تکبر نہیں چلتا۔ بڑھو اور اس کے فضل کے دروازے میں داخل ہو جاؤ۔ تا اس کی رحمت تم کو اپنی آغوش میں لے لے۔ اور اس کے فضل کی چادر تم کو اپنے اندر لپیٹ لے۔

## اے اہل انگلستان

اے انگلستان کے رہنے والو! خدا نے تم کو دنیا میں عزت دی ہے مگر اس عزت کے ساتھ تمہاری ذمہ داری بھی بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ ہر ایک جو زیادہ احسان کے نیچے ہوتا ہے زیادہ ذمہ دار ہوتا ہے۔ خدا نے تم کو سینکڑوں سالوں سے سمندروں کی حکمرانی عطا کی ہوئی ہے۔ تمہارا ملک سمندروں کی ملکہ کہلاتا ہے۔ مگر کیا تم نے کبھی اس بادشاہ کی طرف بھی توجہ کی جو سب عزتوں کا سرچشمہ ہے۔ اور جس کی عنایت کی ایک نگاہ نے تم کو اس مرتبہ تک پہنچایا ہے۔ کیا تم نے کبھی معرفت کے سمندر کی بھی جستجو کی؟ جو ہر اس شخص کے دل میں لہریں مارتا ہے جو اس کی تلاش کرے۔ آہ! تم شمال کی طرف گئے اور جنوب کی طرف گئے۔ اور تم نے زمین پر ایک ایک چلّو پانی کو چھان مارا۔ اور سب گہرائیوں کو دریافت کیا۔ مگر افسوس! کہ ابھی تک معرفت کے سمندر کی تہ معلوم کرنے کے لئے تم نے کبھی غوطہ نہیں مارا۔ نہ اس کی دریافت کے لئے وفد بھیجے۔

تم نے جزیروں کی تلاش میں اور خشکیوں کی جستجو میں زمین کا چپہ چپہ دیکھ مارا اور تمہارے بیڑوں نے ہر ایک طرف کا رخ کیا مگر تم کبھی اس یار کی جستجو میں نہ نکلے جو ان سب زمینوں کا پیدا کرنے والا اور سب جزیروں کا بنانیوالا ہے۔ کیا یہ بھی دانش ہے کہ درخت سے گرے ہوئے بور کو تو جمع کیا جائے لیکن پھل کو چھوڑ دیا جائے؟

اے بھائیو! میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا کی رحمت آج اسی طرح جوش میں آئی ہوئی ہے جس طرح آج سے سینکڑوں سال پہلے وہ جوش میں آئی تھی۔ اور اس کی معرفت کا سورج اسی طرح آج بھی چڑھا ہے جس طرح کہ پہلے (مامورین) کے زمانہ میں چڑھا کرتا تھا۔

پس باہر نکلو اور کمروں کی بند ہوا کی بجائے عالم روحانی کی وسیع فضاء میں خدا کی رحمت کی ٹھنڈی اور معطر ہوا سونگھو۔ اور اس کی معرفت کے سورج کی خوشگوار روشنی اور چمک سے اپنی آنکھوں کو منور کرو۔ کہ یہ دن روز روز نہیں چڑھا کرتے۔

میں تمہیں ہی نہیں بلکہ سب ان قوموں کو جو انگریزی حکومت کے جھنڈے کے نیچے آرام کی زندگی بسر کرتی ہیں کہتا ہوں۔ کہ دیکھو خدا نے اپنی برکت کا ہاتھ تمہارے سروں پر رکھا ہے۔ تم ادب کے گھٹنے اس کے سامنے جھکا دو۔

## اے اہل ویلز

میں ویلز کے لوگوں سے کہتا ہوں کہ اے ویلز! تو اپنی محنت اور جانفشانی پر نگاہ کر اور دیکھ کہ تیری محنت میں سے کس قدر حصہ خدا کے لئے ہے؟

## اے اہل سکاٹ لینڈ

اے سکاٹ لینڈ! تو اپنی آزاد زندگی پر فخر کرتا ہے۔ کیا تو نے خدا کی باتوں کے سمجھنے اور قبول کرنے میں بھی ویسی ہی آزادی دکھائی ہے جیسی کہ دوسرے امور میں؟ اور اے آئرلینڈ کے لوگو! تمہاری حب الوطنی اور جوش ضرب المثل ہیں مگر کیا تم نے اس محبت کا حصہ کچھ خدا کے لئے بھی نکالا؟ کیا اس کے پانے کے لئے بھی تم نے ویسا ہی جوش دکھایا جیسا کہ اپنے ملک کی حکومت کے لئے؟

اے نوآبادیوں کے لوگو! کہ تم نوآبادیوں کے بسانے میں ایک خاص ملکہ رکھتے ہو اور نئی زمینوں کو شوق سے بساتے ہو۔ مگر ابتک تم اس عرفان کے جزیرے کو جو علم کے سمندر سے نکلا ہے بسانے سے کیوں غافل ہو؟

میں پھر کہتا ہوں۔ دیکھو! خدا نے برکت کا ہاتھ تمہارے سروں پر رکھا ہے۔ اپنے ادب کے گھٹنے اس کے سامنے جھکا دو۔ کہ وہ بادشاہوں کا بادشاہ۔ اور شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے۔ اپنے سروں کو اس کے سامنے کرو۔ تا وہ اسی طرح ان کو دین کی برکتوں سے ممسوح کرے جس طرح کہ اس نے انہیں دنیا کی برکتوں سے ممسوح کیا۔

## خدا کی نعمتیں غیر محدود ہیں

خدا تعالیٰ کی نعمتیں محدود نہیں ہوتیں۔ وہ ہر اک ملک اور ہر اک قوم کا خدا ہے۔ اور اس کا سچا پرستار بھی شکلوں اور حد بندیوں کے چکر میں بندھنا پسند نہیں کرتا۔ وہ بے شک اپنی قوم اور اپنے ملک کا خیر خواہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کی نظر قوم اور ملک سے بالا جاتی ہے۔ وہ ان حد بندیوں سے بہت اوپر رہتا ہے۔ وہ تمام بنی نوع انسان کا خیر خواہ ہوتا ہے۔ اور سب انسانوں میں اس برادرانہ تعلق کا نشان پاتا ہے جو رب العالمین خدا کی مخلوق ہونے کے سبب سے ان میں پایا جاتا ہے۔ اس کے لئے کالے اور گورے، مغربی اور مشرقی، اپنے اور غیر اس کی نظر میں بحیثیت انسان ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ ہر ایک کی خیر خواہی اس کے دل میں راسخ اور ہر ایک کی محبت اس کے قلب میں موجزن ہوتی ہے۔ وہ درحقیقت رب العالمین خدا کا سچا مظہر ہوتا ہے۔

پس میں اپنے خطاب کو کسی خاص قوم تک محدود نہیں رکھتا نہ کسی خاص ملک تک بلکہ میں سب دنیا کے لوگوں کو اس خدا کے پیغام کی طرف بلاتا ہوں جس نے اپنی تقسیم میں کسی قوم سے بخل نہیں کیا۔ جس نے اپنی رحمت کے دروازے ہر ایک ملک کے لوگوں کے لئے یکساں طور پر کھلے رکھے ہیں اور کہتا ہوں کہ اے امریکہ اور یورپ کے لوگو! اے آسٹریلیا اور افریقہ کے لوگو!! اے ایشیا کے باشندو!!! خواب غفلت کو ترک کرو اور آنکھیں کھولو۔ خدا کی محبت کا سورج قادیان کی گمنام سرزمین سے چڑھا ہے تا ہر ایک کو اس ازلی بادشاہ کے پیار کی یاد دلائے جو اسے اپنے بندوں سے ہے۔ تا شکوک وشبہات کی تاریکیاں مٹ جائیں۔ تا غفلت اور بے پرواہی کی سردیاں دور ہو جائیں۔ تا فسق اور فجور اور ظلم اور خونریزی اور فساد اور ہر قسم کی بدیوں کے راہزن جو انسان کے متاع ایمان اور دولت امن کو ہر وقت لوٹنے کی فکر میں رہتے تھے بھاگ جائیں۔ اور تاریک غاروں میں جا چھپیں جو ان کی اصلی جگہ ہے تا پاک دل۔ اور پاک نفس بندے جو دنیا میں بمنزلہ فرشتوں کے ہیں اس کی روشنی کی مدد سے اس سانپ کا سر کچلیں جس نے حوا اور آدم کی ایڑی کو ڈسا تھا۔ اور شیطان کی زہریلی کچلیوں کو توڑیں۔ اور اس کے شر سے دنیا کو ہمیشہ کے لئے بچالیں۔

## دولہا آ گیا

ہاں ہاں اے مشرق ومغرب کی سرزمینوں کے بسنے والو! سب خوش ہو جاؤ اور افسردگی کو دلوں سے نکال دو۔ کہ آخر وہ دولہا جس کی تم کو انتظار تھی آ گیا۔ آج تمہارے لئے غم اور فکر جائز نہیں۔ آج تمہارے لئے حسرت واندوہ کا موقع نہیں بلکہ خرمی وشادمانی کا زمانہ ہے۔ مایوسی کا

باقی صفحہ 10 پر

## حضرت مسیح موعود کا الہام

# بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

## پہلی دفعہ پورا ہونے کا معجزانہ واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خطبہ جمعہ 15 جولائی 1966ء میں فرمایا:

حضرت مسیح موعود نے 1868ء میں فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا ہے کہ:

''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''

اس وقت آپ کو بھی کوئی نہ جانتا تھا، قادیان کو بھی کوئی نہ جانتا تھا، جماعت احمدیہ کو بھی کوئی نہ جانتا تھا بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ خود حضرت مسیح موعود بھی نہ جانتے تھے کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے جماعت کا قیام نہیں کیا گیا تھا اور بیعت بھی شروع نہ ہوئی تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی کی اور قریباً سو سال تک مخالف کو موقع دیا کہ جتنا چاہو استہزاء کرلو، مذاق کرلو، ٹھٹھا کرلو، طعنے دے لو۔ یہ کلام ہمارا (عزیز خدا کا) کلام ہے، جو ایک دن پورا ہو کر رہے گا، اس سال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ سامان پیدا کر دیئے (دو کم سو سال کے بعد) جب اس عرصہ میں ایک نیا ملک بنایا گیا۔ پھر الٰہی تدبیر کے ماتحت اس ملک کو آزادی دلائی گئی، پھر الٰہی منشاء کے مطابق جب اس ملک کی اپنی حکومت بنی، تو اس کا سربراہ اور اس کا ایکٹنگ (Acting) گورنر جنرل اس شخص کو مقرر کیا گیا جو تقرر کے دن سے پہلے جماعت احمدیہ گیمبیا کا پریذیڈنٹ تھا۔ **اس طرح جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ کو گورنر جنرل بنا دیا گیا۔** پھر ان کو ہمارے (مربی) نے توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کی ایک بشارت ہے کہ ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' تم خوش نصیب انسان ہو کہ دنیا کی تاریخ میں تمہیں پہلی دفعہ یہ موقع مل رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے کپڑوں سے تم برکت حاصل کرسکو، مگر یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ اس لئے قبل اس کے کہ تم اس کے متعلق خلیفۂ وقت کو اپنی درخواست بھجواؤ چالیس دن تک چلہ کرو، یعنی خاص طور پر دعائیں کرو، اس قسم کا چلہ نہیں جو صوفیاء اور فقراء کیا کرتے ہیں چالیس دن تک خاص طور پر تہجد میں دعا کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں اس بات کا اہل بنائے کہ حضرت مسیح موعود کے کپڑوں میں سے ایک ٹکڑا تمہیں ملے۔

انہوں نے دعا شروع کی اور پھر مجھے خط لکھا کہ میں دعاؤں میں مشغول ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا رہا ہوں کہ میں ایک بڑی بھاری ذمہ داری لے رہا ہوں، صرف عزت حاصل نہیں کر رہا، صرف تبرک حاصل نہیں کر رہا، بلکہ بڑی بھاری ذمہ داری بھی لے رہا ہوں ایک شخص جو ہزار ہا میل دور رہتا ہے نہ کبھی ربوہ آیا، نہ ہی تاریخ احمدیت سے پوری طرح واقف، اس کے دل میں حضرت مسیح موعود کے تبرک کی اہمیت جب تک پوری طرح بٹھا نہ دیجاتی میرے نزدیک انہیں تبرک بھجوانا درست نہیں تھا۔ اس لئے میں نے انہیں ایک لمبا سا خط لکھا اور انہیں یہی نکتہ سمجھایا کہ تم حضرت مسیح موعود کا تبرک مانگ رہے ہو، اس میں برکتیں بھی بڑی ہیں مگر یہ بھی نہ بھولو کہ اس کی قیمت اتنی ہے کہ ساری دنیا کے سونے اور ساری دنیا کی چاندی اور ساری دنیا کے ہیرے اور جواہرات بھی اگر اس کے مقابل رکھے جائیں تو ان کی وہ قیمت نہیں جو حضرت مسیح موعود کے کپڑوں میں سے ایک ٹکڑا کی قیمت ہے۔ اس لئے تم ایک بڑی ذمہ داری لے رہے ہو۔ ذہنی طور پر روحانی طور پر اور اخلاقی طور پر اپنے آپ کو اس کا اہل بناؤ۔

یہ مضمون تھا اس خط کا جو میں نے انہیں لکھوایا اور ان سے انتظار کروایا تا کہ جب ان کی یہ روحانی پیاس اور بھڑکے اور ان کے دل میں ذمہ داری کا پورا احساس بیدار ہو جائے اس وقت وہ تبرک ان کو بھیجا جائے۔

پندرہ بیس دن ہوئے وہ تبرک ان کو بھجوایا گیا اور مجھے ابھی گھوڑا گلی میں ان کی تار ملی ہے کہ وہ تبرک مجھے مل گیا ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔

(الفضل 17 اگست 66ء)

پھر حضور نے خطبہ جمعہ 16 ستمبر 66ء میں فرمایا

حضرت مسیح موعود کو 1868ء میں یہ الہام ہوا کہ:

''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''

اس پر جب ایک لمبا عرصہ گزر گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے پورے ہونے کے سامان پیدا نہ کیے تو دشمن نے ہر طرح سے اس کا مذاق اڑایا اور استہزاء کیا اور ٹھٹھا سے باتیں کیں۔ تب قریباً ایک سو سال بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ گیمبیا جو مغربی افریقہ کا ایک ملک ہے اسے آزاد کرایا اور پھر وہاں ایک احمدی مسٹر سنگھیٹے صاحب کو جو اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ بھی تھے گورنر جنرل بنا دیا۔ پھر انہوں نے مجھ سے حضرت مسیح موعود کا کپڑا بطور تبرک طلب کیا اور لکھا کہ میں نے بڑی دعائیں کی ہیں اور بڑے خشوع اور تضرع کے ساتھ اپنے رب کے سامنے جھکا ہوں کہ وہ مجھے حضرت مسیح موعود کے کپڑے سے برکت حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ جن کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ پہلے مجھے گھبراہٹ تھی کہ ان کے مطالبہ کے بعد انہیں کپڑا ملنے میں غیر معمولی دیر ہو رہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت کچھ اور ہی تھی۔ آخر وہ کپڑا ان کو یہاں سے روانہ کر دیا گیا اور وہ کپڑا ان کو جس دن صبح بذریعہ ڈاک ملا اسی رات کو بی بی سی سے یہ اعلان ہوا کہ ان کو ایکٹنگ گورنر جنرل سے گورنر جنرل بنا دیا گیا ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے دل میں خدائے تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور (۔) حضرت مسیح موعود کے لئے شدید محبت پیدا ہوگئی۔ جس محبت کا اظہار انہوں نے پہلے ایک تار اور پھر ایک خط کے ذریعہ کیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک اور دنیوی فضل کیا۔ آج ہی ان کا تار ملا ہے جس میں انہوں نے اطلاع دی ہے کہ مجھے حکومت برطانیہ نے KNIGHT-HOOD (نائٹ ہڈ) عطا کیا ہے۔ میری طرف سے جماعت کو مبارکباد پہنچا دیں۔

(الفضل 5 اکتوبر 1966ء)

---

## جگا گئے ہیں زمانے کو رتجگے اس کے

جلیں گے وقت کے ہر موڑ پہ دیئے اس کے
تمام منزلیں اس کی ہیں' راستے اس کے

وہی تو تھا کہ جو سلطانِ حرف و حکمت تھا
قلم کرشمہ تھا اور حرف معجزے اس کے

جہانِ نو کے نوشتے اسی کی تحریریں
محبتوں کی منادی' مکالمے اس کے

دعائیں بانٹتا رہتا تھا گالیاں سن کر
محبتوں کے قرینے عجیب تھے اس کے

وہ عکس یار تھا اور آئینہ نما بھی تھا
نرالی شان' انوکھے تھے مرتبے اس کے

یہ تذکرے یہ تجسس اسی کا نذرانہ
جگا گئے ہیں زمانے کو رتجگے اس کے

وہ بزم وقت میں اس تمکنت سے آیا تھا
کہ چاند اور یہ سورج نقیب تھے اس کے

اندھیری شب کی یہ دیوار گر پڑے گی رشید
کرن بدست جو نکلیں گے قافلے اس کے

**رشید قیصرانی**

میں مرزا صاحب کا مرید نہیں لیکن آپ کی عظیم الشان شخصیت اور اخلاقی کمال کا قائل ہوں (فضل دین۔ وکیل)

# سیدنا حضرت مسیح موعود کے اخلاق فاضلہ کی بعض جھلکیاں

## اطاعت والدین۔حسن معاشرت۔ منکسر المزاجی۔ ہمدردی خلق عفوو درگذر وتحمل اور عیادت وتعزیت کے ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

خدا کے برگزیدہ بندے زندگی کے ہر میدان میں حسن عمل کے ساتھ نمونہ دیتے ہیں تا کہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انسان اپنے محبوب حقیقی کے وصال کی لذت سے آشنا ہو سکے سیدنا حضرت مسیح موعود کی سیرۃ طیبہ سے اخلاق فاضلہ کی ایک جھلک پیش خدمت ہے تا کہ احباب جماعت اپنی عملی زندگی کو خوشنما رنگوں سے منور کر سکیں۔

### والد صاحب کی اطاعت

حضرت مسیح موعود بڑ بالوالدین مشہور تھے۔ والد صاحب کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے اپنے آپ کو زمینداری اور پیروی مقدمات تک لگانے میں عذر نہ کیا۔

حضور فرماتے ہیں:۔

''میرے والد صاحب اپنے بعض آباء واجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے۔انہوں نے انہی خدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک عرصہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا۔ میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا۔ اس لئے اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا نشانہ رہتا تھا۔ان کی ہمدردی اور مہربانی میرے پر نہایت درجہ پر تھی مگر وہ چاہتے تھے کہ دنیاداروں کی طرح مجھے رو بخلق بناویں اور میری طبیعت اس طریق سے سخت بیزار تھی۔ ایک مرتبہ ایک صاحب کمشنر نے قادیان آنا چاہا۔ میرے والد صاحب نے بار بار مجھ کو کہا کہ ان کی پیشوائی کے لئے دو تین کوس جانا چاہئے۔ مگر میری طبیعت نے نہایت کراہت کی اور میں بیمار بھی تھا اس لئے نہ جا سکا۔ پس یہ امر بھی ان کی ناراضگی کا موجب ہوا۔ اور وہ چاہتے تھے کہ میں دنیوی امور میں ہر دم غرق رہوں جو مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر تاہم میں خیال کرتا ہوں کہ **میں نے نیک نیتی سے نہ دنیا کے لئے بلکہ محض ثواب اطاعت حاصل کرنے کے لئے اپنے والد** صاحب کی خدمت میں اپنے تئیں محو کر دیا تھا اور ان کے لئے دعا میں بھی مشغول رہتا تھا اور وہ مجھے دلی یقین سے بر ابالوالدین جانتے تھے اور بسا اوقات کہا کرتے تھے کہ میں صرف ترحم کے طور پر اپنے اس بیٹے کو دنیا کے امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں ورنہ میں جانتا ہوں کہ جس طرف اس کی توجہ ہے یعنی دین کی طرف صحیح اور سچی بات یہی ہے۔ہم تو اپنی عمر ضائع کر رہے ہیں۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 182)

### والدہ سے محبت

حضرت مسیح موعود اپنی والدہ چراغ بی بی صاحبہ سے بے حد محبت کرتے تھے آپ کی مہربانیوں اور محبت کا آپ کے دل پر گہرا اثر اور نقش تھا۔حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود سیر کے لئے اس قبرستان کی طرف نکل گئے جو آپ کے خاندان کا پرانا قبرستان موسوم بہ شاہ عبداللہ غازی مشہور ہے۔ راستہ سے ہٹ کر آپ ایک جوش کے ساتھ والدہ صاحبہ کی قبر پر آئے اور بہت دیر تک اپنی جماعت کو لے کر جو اس وقت آپ کے ساتھ تھی دعا کی اور کبھی حضرت مائی صاحبہؓ کا ذکر نہ کرتے کہ چشم پر آب ہو جاتے۔

(حیات احمد ص 178)

### حضرت اماں جان کا احترام

حضرت اماں جان اور حضرت اماں جی (حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیگم صاحبہ) اپنے بچوں کو ہمراہ لے کر حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ساتھ چند روز کے لئے تبدیلی آب وہوا کی غرض سے لاہور تشریف لے گئیں۔ 4 جولائی 1907ء کو یہ قافلہ لاہور کی طرف روانہ ہوا اور 14 جولائی 1907ء کو واپس بٹالہ پہنچا۔ حضرت اقدس جو حسن معاشرت کا ایک کامل نمونہ تھے۔ اپنے حرم محترم کے استقبال کے لئے چند خدام سمیت عازم بٹالہ ہوئے۔حضور پالکی میں سوار تھے اور قرآن کھول کر سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

جب بٹالہ پہنچے تو بٹالہ کے تحصیلدار رائے جسمل خان صاحب نے اپنے مکان کے متصل اسٹیشن کے قریب ہی آپ کے لئے ایک آرام دہ جگہ کا انتظام کر دیا اور خود بھی حضرت اقدس کی ملاقات سے شرف یاب ہوئے۔ حضرت اقدس نے ان کے اس احسان پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ دوپہر کا کھانا تناول فرمانے کے بعد حضور اپنے حرم محترم کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ آپ کے اسٹیشن پر پہنچنے سے پہلے گاڑی آ چکی تھی اور حضرت اماں جان آپ کو تلاش کر رہی تھیں چونکہ ہجوم بہت زیادہ تھا۔ اس لئے تھوڑی دیر تک آپ انہیں نظر نہیں آ سکے۔ پھر جب آپ پر نظر پڑی تو ''محمود کے ابا'' کہہ کر آپ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اس پر حضرت اقدس آگے بڑھے اور اپنی زوجہ محترمہ سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد حضور واپس اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے اور [illegible] وقت گزار کر پچھلے پہر عازم قادیان ہوئے اور شام کے قریب بخیریت پہنچ گئے۔

(حیات طیبہ از شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل ص 341)

### منکسر المزاجی

☆حضرت مسیح موعود انتہائی منکسر المزاج تھے آپ کے بڑے بیٹے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں گزاری بلکہ فقیر کے طور پر گزار دی۔

قادیان کے کنہیا لعل صراف کا یہ بیان ہے کہ ایک دفعہ خود حضرت مرزا صاحب کو بٹالہ جانا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ یکہ کرا دیا جائے۔حضور جب نہر پر پہنچے تو آپ کو یاد آیا کہ کوئی چیز گھر میں رہ گئی ہے۔ یکے والے کو وہاں چھوڑا اور خود پیدل واپس تشریف لائے۔ یکے والے کو پل پر اور سواریاں مل گئیں اور وہ بٹالہ روانہ ہو گیا اور مرزا صاحب غالباً پیدل ہی بٹالہ گئے تو میں نے یکے والے کو بلا کر پیٹا اور کہا کہ کم بخت! اگر مرزا نظام دین ہوتے تو خواہ تجھے تین دن وہاں بیٹھنا پڑتا تو بیٹھتا لیکن چونکہ یہ نیک اور درویش طبع آدمی ہے اس لئے تو ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔ جب مرزا صاحب کو اس کا علم ہوا تو آپ نے مجھے بلا کر فرمایا ''وہ میری خاطر کیسے بیٹھا رہتا اسے مزدوری مل گئی اور چلا گیا''۔

☆آپ کے خادم مرزا اسماعیل بیگ مرحوم کی شہادت ہے کہ جب حضرت اقدس اپنے والد بزرگوار کے ارشاد کے ماتحت بعثت سے قبل مقدمات کی پیروی کے لئے جایا کرتے تھے تو سواری کے لئے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا اور میں بھی عموماً ہمرکاب ہوتا تھا لیکن جب آپ چلنے لگتے تو آپ پیدل ہی چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیتے۔ میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا حضور مجھے شرم آتی ہے آپ فرماتے کہ:۔

''ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی ۔تم کو سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے''۔

جب حضرت قادیان سے چلتے تو ہمیشہ پہلے مجھے سوار کراتے۔ جب نصف سے کم یا زیادہ راستہ طے ہو جاتا تو میں اتر پڑتا اور آپ سوار ہو جاتے اور اسی طرح جب عدالت سے واپس ہونے لگتے تو پہلے مجھے سوار کراتے اور بعد میں آپ سوار ہوتے۔ جب آپ سوار ہوتے تو گھوڑا جس چال سے چلتا۔ اسی چال سے چلنے دیتے''

☆حضرت مرزا محمد دین صاحب کا بیان ہے کہ ''میں اولاً حضرت مسیح موعود سے واقف نہ تھا یعنی ان کی خدمت میں مجھے جانے کی عادت نہ تھی ۔ خود حضرت صاحب گوشہ نشینی اور گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔لیکن چونکہ وہ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور شریعت کے دلدادہ تھے۔ یہی شوق مجھے بھی ان کی طرف لے گیا اور میں ان کی خدمت میں رہنے لگا۔ جب مقدمات کی پیروی کے لئے جاتے تو مجھے گھوڑے پر اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے اور بٹالہ جا کر اپنی حویلی میں باندھ دیتے۔ اس حویلی کا ایک بالا خانہ تھا۔ آپ اس میں قیام فرماتے اس مکان کی دیکھ بھال کا کام ایک جولاہے کے سپرد تھا جو ایک غریب آدمی تھا۔ آپ وہاں پہنچ کر دو پیسے کی روٹی منگواتے یہ اپنے لئے ہوتی تھی اور اس میں سے ایک روٹی کی چوتھائی کے ریزے پانی کے ساتھ کھا لیتے۔ باقی روٹی اور دال وغیرہ جو ساتھ ہوتی۔ وہ اس جولاہے کو دے دیتے اور مجھے کھانا کھانے کے لئے چار آنہ دیتے تھے۔ آپ بہت ہی کم کھایا کرتے تھے اور کسی قسم کے چسکے کی عادت نہ تھی۔

(حیات طیبہ ص 16)

### غریبوں کی ہمدردی

ایک دفعہ جبکہ آپ کی عمر پچیس تیس برس کے

قریب تھی۔ آپ کے والد بزرگوار کا اپنے موروثیوں سے درخت کاٹنے پر ایک تنازعہ ہو گیا۔ آپ کے والد بزرگوار کا نظریہ یہ تھا کہ زمین کے مالک ہونے کی حیثیت سے درخت بھی ہماری ملکیت ہیں۔ اس لئے انہوں نے موروثیوں پر دعویٰ دائر کر دیا اور حضور کو مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور بھیجا۔ آپ کے ہمراہ دو گواہ بھی تھے۔ آپ جب نہر سے گزر کر ایک گاؤں پھتانوالہ پہنچے تو راستہ میں ذرا ستانے کے لئے بیٹھ گئے اور ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ''والد صاحب یونہی فکر کرتے ہیں۔ درخت کھیتی کی طرح ہوتے ہیں یہ غریب لوگ ہیں اگر کاٹ لیا کریں تو کیا حرج ہے بہر حال میں تو عدالت میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مطلقاً یہ ہمارے ہی ہیں ہاں ہمارا حصہ ہو سکتے ہیں''۔ موروثیوں کو بھی آپ پر بے حد اعتماد تھا۔ چنانچہ مجسٹریٹ نے موروثیوں سے اصل معاملہ پوچھا تو انہوں نے بلا تامل جواب دیا کہ خود مرزا صاحب سے دریافت کر لیں۔ چنانچہ مجسٹریٹ کے پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ ''میرے نزدیک تو درخت کھیتی کی طرح ہیں جس طرح کھیتی میں ہمارا حصہ ہے ویسے ہی درختوں میں بھی ہے۔ چنانچہ آپ کے اس بیان پر مجسٹریٹ نے موروثیوں کے حق میں فیصلہ دیدیا۔ واپسی پر جب آپ کے والد صاحب کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ ناراض ہوئے۔

(حیات طیبہ ص15)

## مخلوق کے لئے گریہ وزاری

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ بیت الدعاء کے اوپر میرا حجرہ تھا۔ اور میں اسے بطرز بیت الدعا استعمال کیا کرتا تھا۔ اس میں سے حضرت مسیح موعود کی حالت دعا میں گریہ وزاری کو سنتا تھا۔ آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا۔ اور آپ اس طرح پر آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرتے تھے۔ جیسے کوئی عورت دردزہ سے بیقرار ہو۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق الٰہی کے لئے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا کرتے تھے۔ کہ الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا یہ خلاصہ اور مفہوم حضرت مولانا سیالکوٹی صاحب کی روایت کا ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ باوجودیکہ طاعون کا عذاب حضرت مسیح موعود کی تکذیب اور انکار ہی کے باعث آیا۔ مگر آپ مخلوق کی ہدایت اور ہمدردی کے لئے اس قدر حریص تھے۔ کہ اس عذاب کے اٹھائے جانے کے لئے باوجودیکہ دشمنوں اور مخالفوں کی ایک جماعت موجود تھی رات کی سنسان اور تاریک گہرائیوں میں رو رو کر دعائیں کرتے تھے۔ ایسے وقت جب کہ مخلوق اپنے آرام میں سوئی ہے۔ یہ جاگتے تھے اور روتے تھے۔ القصہ آپ کی یہ ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ اپنے رنگ میں بے نظیر تھی۔

(سیرۃ مسیح موعود ص428)

## عفو و درگذر

حضرت حافظ حامد علی صاحب حضور کے پرانے خادموں میں سے تھے آپ فرماتے ہیں:-

مجھے ساری عمر میں کبھی حضرت مسیح موعود نے نہ جھڑکا اور نہ سختی سے خطاب کیا بلکہ میں بڑا ہی سست تھا اور اکثر آپ کے ارشادات کی تعمیل میں دیر بھی کر دیا کرتا تھا۔

(سیرۃ مسیح موعود ص349)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب فرماتے ہیں:-

حافظ حامد علی صاحب کے ساتھ حضرت صاحب اس قسم کا برتاؤ اور معاملہ کرتے تھے جیسا کسی عزیز سے کیا جاتا ہے اور یہ بات حافظ حامد علی صاحب ہی پر موقوف نہ تھی حضرت کا ہر ایک خادم اپنی نسبت یہی سمجھتا تھا کہ مجھ سے زیادہ اور کوئی عزیز آپ کو نہیں۔ بہر حال حافظ حامد علی صاحب کو ایک دفعہ کچھ لفافے اور کارڈ آپ نے دیئے کہ ڈاک خانہ میں ڈال آؤ۔ حافظ حامد علی صاحب کا حافظہ کچھ ایسا ہی تھا۔ پس وہ کسی اور کام میں مصروف ہو گئے اور اپنے مفوض کو بھول گئے۔ ایک ہفتہ کے بعد حضرت خلیفہ ثانی (جوان ایام میں میاں محمود اور ہنوز بچہ ہی تھے) کچھ لفافے اور کارڈ لئے دوڑتے ہوئے آئے کہ ابا ہم نے کوڑے کے ڈھیر سے خط نکالے ہیں۔ آپ نے دیکھا تو وہی خطوط تھے جن میں بعض رجسٹرڈ خط بھی تھے اور آپ ان کے جواب کے منتظر تھے۔ حامد علی کو بلوایا اور خط دکھا کر بڑی نرمی سے صرف اتنا ہی کہا۔

''حامد علی! تمہیں نسیان بہت ہو گیا ہے ذرا فکر سے کام کیا کرو''

ضروری اور نہایت ضروری خطوط جن کے جواب کا انتظار مگر خادم کی غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور بجائے ڈاک میں جانے کے وہ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں جا ملتے ہیں اس پر کوئی باز پرس کوئی سزا اور کوئی تنبیہ نہیں کی جاتی۔ (سیرۃ حضرت مسیح موعود ص109)

## عیادت مریض

احباب کی عیادت کے لئے حضرت مسیح موعود تشریف لے جاتے خطوط کے ذریعے عیادت کا سلسلہ بہت وسیع تھا۔ اور عیادت کی غرض سے آپ نے سفر بھی کئے۔

1888ء میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب جموں میں بیمار ہو گئے آپ کی بیماری کی اطلاع بذریعہ خط حضرت حکیم فضل الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود کو دی آپ نے فوراً اس خط کے آنے پر جموں جانے کا ارادہ کر لیا اور روانگی سے پہلے مندرجہ ذیل خط لکھا۔

آج رجسٹری شدہ خط کے روانہ کرنے کے بعد اخویم حکیم فضل دین صاحب کا خط جو بلف خط ہذا روانہ کیا جاتا ہے۔ آپ کی علالت طبع کے بارے میں پہنچا اس خط کو دیکھ کر نہایت تردد ہوا اس لئے میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ آپ کی عیادت کے لئے آؤں۔ اور میں خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو من کل الوجوہ تندرست دیکھوں (۔) سو ہفتہ کے دن یعنی ساتویں تاریخ جنوری 1888ء میں روانہ ہونے کا ارادہ ہے آگے اللہ تعالیٰ کے اختیار میں

ہے۔ سو اگر ہفتہ کے دن روانہ ہوئے تو انشاء اللہ اتوار کے دن کسی وقت پہنچ جائیں گے۔ اطلاع دہی کے لئے لکھا گیا ہے والسلام خاکسار غلام احمد۔

از قادیان ضلع گورداسپور پنجم جنوری 1888ء روز پنج شنبہ۔ (مکتوبات احمدیہ حصہ پنجم نمبر2 صفحہ 49-50)

اس اطلاع کے بعد آپ حسب وعدہ جموں تشریف لے گئے۔ (سیرۃ مسیح موعود ص485)

## تعزیت کا طریق

حضرت مسیح موعود کا تعزیت سے متعلق یہ طرز عمل تھا کہ اگر موقع ہو تو زبانی تعزیت فرماتے یا تحریراً۔

آپ تعزیت کرتے وقت اس امر کو ملحوظ خاطر رکھتے کہ بشریت کی وجہ سے جو صدمہ اور رنج کسی شخص کو پہنچا ہے اسے اپنی عارفانہ نصائح اور دنیا کی بے ثباتی کو واضح کر کے کم کریں۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

حافظ ابراہیم صاحب ایک بہت پرانے مخلص مہاجر ہیں۔معذور ہیں۔ 31 جولائی 1906ء کو ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ یکم اگست 1906ء کو حضرت اقدس نے ان کی بیوی کی تعزیت کی اور ان کو مخاطب کر کے فرمایا:

''آپ پر اپنی بیوی کے مرنے کا بہت صدمہ ہوا ہے اب آپ صبر کریں تا کہ آپ کے واسطے ثواب ہو۔ آپ نے اپنی بیوی کی بہت خدمت کی ہے۔ باوجود اس معذوری کے کہ آپ نابینا ہیں آپ نے خدمت کا حق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا اجر ہے۔ مرنا تو سب کے واسطے مقدر ہے۔ آخر ایک نہ ایک دن سب کے ساتھ یہی حال ہونے والا ہے۔ مگر غربت کے ساتھ بے شر ہو کر مسکینی اور عاجزی میں جو لوگ مرتے ہیں۔ ان کی پیشوائی کے واسطے گویا بہشت آگے آ جاتا ہے۔

(سیرۃ مسیح موعود ص207)

## دشمن سے حسن سلوک

قادیان میں ایک شخص نہال چند (نہالا) بہار وراج ایک برہمن تھا اپنی جوانی کے ایام میں وہ ایک مشہور مقدمہ باز تھا۔ آخر عمر تک قریباً اس کی ایسی حالت رہی۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت اقدس کے خاندان کے ساتھ عموماً مقابلہ اور شرارتیں کرتے رہتے تھے پھر سلسلہ کے دشمنوں کے ساتھ بھی وہ رہتا۔ اخیر عمر میں اس کی مالی حالت نہایت خراب ہو گئی۔ اور یہاں تک کہ بعض اوقات اس کو اپنی روزانہ ضروریات کے لئے بھی مشکلات پیش آتی تھیں۔ اس نے ایک مرتبہ حضرت اقدس کے دروازے پر آ کر ملاقات کی خواہش کی اور اطلاع کرائی حضرت صاحب فوراً تشریف لے آئے۔ اس نے سلام کر کے اپنا قصہ کہنا شروع کیا۔ حضرت اقدس نے نہ صرف تسلی دی بلکہ پچیس روپے کی رقم لا کر اس کے ہاتھ میں دے دی اور فرمایا کہ فی الحال اس سے کام چلاؤ پھر جب ضرورت ہو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ اس کے بعد اس شخص کا معمول ہو گیا کہ وہ مہینے دو مہینے کے بعد آتا اور ایک معقول رقم آپ سے اپنی ضروریات کے لئے لے جاتا۔ (سیرۃ حضرت مسیح موعود ص299)

## کمال ضبط و تحمل

حضرت مسیح موعود 20 جنوری 1892ء کو لاہور تشریف لے گئے اور منشی میراں بخش صاحب مرحوم کی کوٹھی واقعہ چونہ منڈی میں قیام فرمایا لیکن لوگوں کی بکثرت آمد و رفت اور دن بھر کے ہجوم کو دیکھ کر محبوب رائیوں کی ایک وسیع اور فراخ کوٹھی میں منتقل ہو گئے۔ یہاں ایک واقعہ ایسا پیش آیا جس نے حضرت اقدس کی بردباری اور تحمل کا پورا نقشہ پیش کر دیا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب لکھتے ہیں:۔

''حضرت مسیح موعود مجلس میں تشریف فرما تھے اور منشی شمس الدین صاحب مرحوم جنرل سیکرٹری کو آپ نے ''آسمانی فیصلہ'' دیا کہ اسے پڑھ کر حاضرین کو سنائیں۔ اس وقت کا پورا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے ہے اس مجلس میں بابو موزمدار جو برہمو سماج کے ان دنوں منسٹر تھے اور اکاؤنٹنٹ جنرل آفس میں بڑے آفیسر تھے اور اپنی نیکی اور خوش اخلاقی کے لئے معروف تھے۔ سوشل کاموں میں آگے آگے رہتے وہ اس جلسہ میں موجود تھے۔ ایک شخص جو مسلمان کہلاتا تھا۔ آیا اور اس نے اپنے غیظ و غضب کا اظہار نہایت ناسزاوار الفاظ اور گالیوں کی صورت میں کیا۔ حضرت اپنی پگڑی کا شملہ منہ پر رکھے سنتے رہے اور بالکل خاموش تھے۔ آپ کے چہرہ پر کسی قسم کی کوئی علامت نفرت یا غصہ کی ظاہر نہیں ہوئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ کچھ سنتے ہی نہیں۔ آخر وہ تھک کر آپ ہی خاموش ہو گیا اور چلتا بنا۔ حاضرین میں سے اکثر کو غصہ آتا تھا مگر کسی کو یہ جرأت حضرت کے ادب کی وجہ سے نہ تھی کہ اسے روکتا۔ جب وہ چلا گیا تو بابو موزمدار نے کہا۔ ''ہم نے مسیح کی بردباری کے متعلق بہت کچھ پڑھا ہے اور سنا ہے۔ مگر یہ کمال تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں بہت کچھ کہا اور چونکہ ان کے دفتر میں ہماری جماعت کے اکثر احباب تھے اور وہ ان سب کا احترام کرتے تھے اور حضرت منشی نبی بخش صاحب پر تو ان کی خاص نظر عنایت تھی۔ وہ اکثر اس واقعہ کو بیان کرتے اور حضرت کے کمال ضبط کی تعریف کرتے''۔

(حیات طیبہ از حضرت شیخ عبدالقادر صاحب ص107)

## اعلیٰ اخلاق کے متعلق گواہی

لالہ دینا ناتھ صاحب ایڈیٹر اخبار ''ہندوستان ودیش'' نے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر اخبار الحکم سے بیان کیا کہ:۔

''میں جناب مرزا صاحب کو ایک مہا پرش اور روحانی آدمی کے لحاظ سے بہت بڑے مرتبہ کا انسان مانتا ہوں ............ اور میرا یہ عقیدہ ان کے متعلق ایک واقعہ سے ہوا۔ حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء کے مکان پر اکثر دوستوں کا اجتماع شام کو ہوا کرتا تھا۔ میں بھی وہاں چلا جاتا تھا۔ ایک روز وہاں کچھ احباب جمع تھے۔ اتفاق سے مرزا صاحب کا ذکر آ گیا۔ ایک شخص نے ان کی مخالفت شروع کی لیکن ایسے رنگ میں کہ وہ شرافت اور اخلاق کے پہلو سے گری ہوئی تھی۔ مولوی فضل الدین صاحب مرحوم کو یہ سنکر کر جوش آ گیا اور انہوں نے بڑے جذبہ سے کہا کہ میں مرزا صاحب کا مرید نہیں ہوں ان کے دعاوی پر میرا یقین نہیں۔ اس کی وجہ خواہ کچھ ہو لیکن مرزا صاحب کی عظیم الشان شخصیت اور اخلاقی کمال کا میں قائل ہوں۔ میں وکیل ہوں اور ہر قسم کے طبقہ کے لوگ مقدمات کے سلسلہ میں میرے پاس آتے ہیں۔ بڑے بڑے نیک نفس آدمی جن کے متعلق کبھی وہم بھی نہیں آ سکتا تھا کہ وہ کسی قسم کی نمائش یا ریاکاری سے کام لیں گے انہوں نے مقدمات کے سلسلہ میں اگر قانونی مشورہ کے ماتحت اپنے بیان کو تبدیل کرنے کی ضرورت سمجھی تو بلا تامل بدل دیا۔ لیکن میں نے اپنی عمر میں مرزا صاحب ہی کو دیکھا ہے جنہوں نے سچ کے مقام سے قدم نہیں ہٹایا۔ میں ان کے ایک مقدمہ میں وکیل تھا۔ اس مقدمہ میں میں نے ان کے لئے ایک قانونی بیان تجویز کیا اور ان کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے اسے پڑھ کر کہا کہ اس میں تو جھوٹ ہے میں نے کہا کہ ''ملزم کا بیان حلفی نہیں ہوتا اور قانوناً اسے اجازت ہے کہ جو چاہے بیان کرے''۔ اس پر آپ نے فرمایا ''قانون نے تو اسے یہ اجازت دیدی ہے کہ جو چاہے بیان کرے۔ مگر خدا تعالیٰ نے تو اجازت نہیں دی کہ وہ جھوٹ بھی بولے اور نہ قانون ہی کا یہ منشاء ہے۔ پس میں کبھی ایسے بیان کے لئے آمادہ نہیں ہوں جس میں واقعات کا خلاف ہو۔ میں صحیح صحیح امر پیش کروں گا'' مولوی صاحب کہتے تھے کہ میں نے کہا کہ ''آپ جان بوجھ کر اپنے آپ کو بلا میں ڈالتے ہیں'' انہوں نے فرمایا ''جان بوجھ کر بلا میں ڈالنا یہ ہے کہ میں قانونی بیان دے کر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے خدا کو ناراض کر لوں۔ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ خواہ کچھ بھی ہو'' مولوی فضل الدین صاحب کہتے تھے کہ یہ باتیں مرزا صاحب نے ایسے جوش سے بیان کیں کہ ان کے چہرہ پر ایک خاص قسم کا جلال اور جوش تھا۔ میں نے یہ سن کر کہا کہ پھر آپ کو میری وکالت سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ ''میں نے کبھی وہم بھی نہیں کیا کہ آپ کی وکالت سے فائدہ ہو گا۔ یا کسی اور شخص کی کوشش سے فائدہ ہو گا اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی کی مخالفت مجھے تباہ کر سکتی ہے۔ میرا بھروسہ تو خدا پر ہے جو میرے دل کو دیکھتا ہے۔ آپ کو وکیل اس لئے کیا ہے کہ رعایت اسباب ادب کا طریق ہے اور میں چونکہ جانتا ہوں کہ آپ اپنے کام میں دیانتدار ہیں اس لئے آپ کو مقرر کیا ہے''۔

مولوی فضل الدین صاحب کہتے تھے کہ میں نے پھر کہا کہ میں تو یہی بیان تجویز کرتا ہوں۔ مرزا صاحب نے کہا کہ ''نہیں۔ جو بیان میں خود لکھتا ہوں۔ نتیجہ اور انجام سے بے پروا ہو کر وہی داخل کرو۔ اس میں ایک لفظ بھی تبدیل نہ کیا جاوے۔ اور میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ آپ کے قانونی بیان سے وہ زیادہ موثر ہو گا اور جس نتیجہ کا آپ کو خوف ہے وہ ظاہر نہیں ہو گا بلکہ انجام انشاء اللہ بخیر ہو گا اور اگر فرض کر لیا جاوے کہ دنیا کی نظر میں انجام اچھا نہ ہو۔ یعنی مجھے سزا ہو جاوے تو مجھے اس کی پروا نہیں کیونکہ میں اس وقت اس لئے خوش ہوں گا کہ میں نے اپنے رب کی نافرمانی نہیں کی'' ......... غرضیکہ مولوی فضل الدین صاحب نے بڑے جوش اور اخلاص سے اس طرح پر مرزا صاحب کا ڈیفنس پیش کیا اور کہا کہ مرزا صاحب نے پھر قلم برداشتہ اپنا بیان لکھ دیا۔ اور خدا کی عجیب قدرت ہے کہ جیسا کہ وہ کہتے تھے۔ اسی بیان پر وہ بری ہو گئے۔ مولوی فضل الدین صاحب نے ان کی راستبازی اور راست گوئی کے لئے ہر قسم کی مصیبت کو قبول کر لینے کی جرأت اور بہادری کا ذکر کر کے حاضرین مجلس پر ایک کیف آور حالت پیدا کر دی۔ اس پر بعض نے کہا کہ آپ پھر مرید کیوں نہیں ہو جاتے تو انہوں نے کہا کہ یہ میرا ذاتی فعل ہے اور تمہیں یہ حق نہیں کہ سوال کرو میں انہیں ایک کامل راستباز یقین کرتا ہوں اور میرے دل میں ان کی بہت بڑی عظمت ہے۔ (حیات طیبہ ص181)

جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی اس کی موت جاہلیت کی ہو گی

# دین حق کے اصولوں کی روشنی میں جماعتی نظام کے اصول اور اہمیت

آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو وہ نمونہ دکھلاؤ جو غیروں کے لئے کرامت ہو

مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم

## جماعتی نظام

دین نے جماعتی زندگی کو سب سے بڑی نعمت و رحمت قرار دیا ہے- اور جماعت سے علیحدگی کو جاہلیت اور حیات جاہلیت قرار دیا ہے جیسا کہ اس سلسلہ میں احادیث میں متعدد روایات ملتی ہیں- مثلاً آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی اور اس علیحدگی کی حالت میں وفات پا گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی جس کو دوسرے الفاظ میں کفر کی موت سے تعبیر کیا جاتا ہے- پھر فرمایا جس نے جماعت سے ایک بالشت بھر علیحدگی اختیار کی اس نے گویا دین کی اطاعت کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا- ایک روایت میں ہے:" دخل النار" یعنی اس کا ٹھکانا دوزخ ہے-

اس قدر تاکیدی حکم التزام جماعت کے متعلق بیان کیا گیا ہے اور جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کے متعلق صاف فرمایا کہ وہ شخص اپنے آپ کو شیطان کے قبضہ و اختیار میں دے کر اس کا ساتھی اور قرین ہو جاتا ہے جس کے متعلق بئس القرین کی وعید بیان ہوئی ہے- جیسا کہ فرمایا: کہ جماعت کو لازم پکڑو- کیونکہ جونہی کسی نے علیحدگی اختیار کی تو شیطان اس کا ساتھی ہو گیا- پھر یداللّٰہ علی الجماعۃ تو مشہور و معروف ہی ہے-

## وحدت جمہوری

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے- اس کا نام وحدت جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھے جاتے ہیں- مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں- یہ نمازیں با جماعت جو ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تا کہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جائے- اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے سے قوت دیوے- حتیٰ کہ حج بھی اسی لئے ہے''-

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 129)

اس اقتباس میں حضرت اقدس مسیح موعود نے جماعتی زندگی یا جماعتی نظام کو وحدت جمہوری کے الفاظ میں بیان فرما کر اس کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے-

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

'' دنیا میں چونکہ جماعت سے بڑھ کر اور کوئی طاقت نہیں ہے اس لئے ترقی کرنے کا سب سے بہتر طریق یہی ہے کہ انسان جماعت سے اپنے آپ کو وابستہ کرے- اس سے سست بھی آگے بڑھنا شروع کر دیتے ہیں- گویا جماعت کے لوگ اس کے لئے سہارا ہو جاتے ہیں- جماعت کے انتظام سے داناؤں نے ایسے ایسے فائدے اٹھائے ہیں کہ دیکھ کر حیرت آتی ہے''-

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل 30 مئی 1916ء)

جماعتی نظام یا جماعتی زندگی کی اہمیت بیان کرنے کے بعد اس سلسلہ میں چند اصول و ہدایات کو اختصار سے پیش کیا جاتا ہے جو قرآن کریم' احادیث شریف' ملفوظات حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء اور مقربین کے ارشادات یا تحریرات میں بالتفصیل بیان ہوئے ہیں- وباللہ التوفیق-

## اعتصام بحبل اللہ

سو دین حق میں جماعتی نظام کے لئے سب سے پہلا اور سب سے بڑا اصل حبل اللہ میں بیان ہوا ہے جس کے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''اللہ کے رسے کو مضبوط پکڑو اور اختلاف نہ کرو- دوسری قومیں ظاہری سامانوں سے اتفاق رکھتی ہیں مگر دین میں اتفاق کا ذریعہ صرف ایک ہی ہے کہ حبل اللہ کو پکڑا جائے- اور حبل اللہ کیا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہیں- قرآن کریم میں ہے (دین) کیا ہے وہ جو انبیاء احکام دیتے ہیں- پس انبیاء بھی حبل اللہ ہیں- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حبل اللہ ہیں- (-) قرآن کریم حبل اللہ ہے ان کو پکڑے بغیر اتفاق نہیں ہوسکتا''-

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل 31 مئی 1919ء)

چونکہ خلفاء انبیاء کے کام کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق منتخب کئے جاتے ہیں جیسا کہ اس حقیقت کو حضرت مسیح موعود نے اپنے رسالہ الوصیت میں واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا ہے- لہٰذا انبیاء کی طرح خلفاء بھی حبل اللہ ہیں اور ان کا اعتصام بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح کہ انبیاء سے اعتصام واجب و ضروری ہے- چنانچہ Lane Pool نے حبل کے معنی:

``A Promise or assurance of security,,

بیان کر کے بعینہ آیت استخلاف میں خلفاء کے ذریعہ امن کے وعدۂ الٰہی کی طرف غمازی کرتے ہوئے دوسرے الفاظ میں خلفاء کو حبل اللہ میں لغت کے لحاظ سے بھی شمار کر دیا ہے-

پس جماعتی نظام کے لئے خلفاء سے اعتصام سب سے بڑا اصل ہے اور باقی ایک لحاظ سے تمام اصول و ہدایات اس کی فروعات کا حکم رکھتی ہیں-

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرو- ترقی انسان خود نہیں کر سکتا جب تک کہ ایک جماعت اور ایک اس کا امام نہ ہو- اگر انسان میں یہ قوت ہوتی کہ وہ خود بخود ترقی کر سکتا تو پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی- تقویٰ کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے جو صاحب کشش ہو اور بذریعہ دعا کے وہ نفسوں کو پاک کرے- دیکھو اس قدر حکماء گزرے ہیں کیا کسی نے صالحین کی جماعت بنائی؟ ہرگز نہیں- اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحب کشش نہ تھے- لیکن آنحضرت ﷺ نے کیسے بنادی- (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 421)

## اطاعت خلیفہ و امراء

جماعتی نظام کے لئے دوسرا اصل اطاعت خلیفہ اور اس کے مقرر کردہ امراء اور عہدیداران کی اطاعت ہے- جہاں تک امراء اور دیگر عہدیداران کی اطاعت کا سوال ہے اس سلسلہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں:

'' جماعتی تنظیم و تربیت کے تعلق میں دین ایک خاص بلکہ خاص الخاص ہدایت یہ دیتا ہے کہ مومنوں کو ان امراء کی کامل اطاعت کرنی چاہئے جو جماعتی انتظام کے ماتحت مقرر کئے جائیں- یہ ہدایت گویا جماعتی تنظیم کی ریڑھ کی ہڈی ہے جسے نظر انداز کرنے سے سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور جماعت جماعت نہیں رہتی بلکہ منتشر افراد کا ایک پھٹا ہوا گروہ بن جاتی ہے- آنحضرت ﷺ کو اس بات کا اتنا خیال تھا کہ آپ بسا اوقات فرماتے تھے یعنی جس شخص نے میرے مقرر کئے ہوئے امیر کی اطاعت کی اس نے اس کی اطاعت نہیں کی بلکہ میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے گویا میری نافرمانی کی- اور جب آپؐ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ایسے امیر بھی ہو سکتے ہیں جو جابر ہوں- وہ اپنے حقوق تو ہم سے جبراً چھینیں لیکن ہمارے حقوق ہمیں نہ دیں تو اس صورت میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپؐ نے فرمایا یعنی تم اس صورت میں بھی اپنے امیروں کے حقوق انہیں ادا کرو اور اپنے حقوق کا معاملہ خدا پر چھوڑ دو-

اور جب آپؐ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ایک امیر بے وقوف بھی ہو سکتا ہے جس کے بعض احکام جہالت پر مبنی ہوں تو اس صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ آپؐ نے فرمایا تم پھر بھی اس کی بات پر کان دھرو اور اس کا حکم مانو خواہ تم پر ایک ایسا حبشی غلام امیر مقرر کر دیا جائے جس کا سر انگور کے خشک دانے کی طرح چھوٹا ہو- البتہ آپؐ نے ایک کامل مصلح کی حیثیت میں ایک شرط ضرور لگائی ہے اور وہ یہ کہ اگر نعوذ باللہ کوئی امیر اپنے ماتحت لوگوں کو کوئی ایسا حکم دے جو صریح طور پر کسی قطعی اسلامی حکم کے خلاف ہو تو اس صورت میں اس کی اطاعت فرض نہیں رہتی- چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں یعنی تم پر امیر کی اطاعت صرف اس صورت میں غیر واجب ہے کہ تم اس کے حکم میں کوئی کھلم کھلا کفر پاؤ اور اس کے متعلق تمہارے پاس خدا کی طرف سے کوئی قطعی دلیل موجود ہو-

(جماعتی تربیت اور اس کے اصول صفحہ 33-34)

جب عام امیروں وغیرہ کے متعلق اطاعت بجا لانے کے اس قسم کے ارشادات نبوی ہیں تو خلافت کی شان کا خود اندازہ کیا جا سکتا ہے جو نبوت کا تتمہ ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: یعنی کوئی نبوت ایسی نہیں ہوتی جس کے بعد خلافت نہ آتی ہو-

## خلفاء کا مقام اور اطاعت

خلفاء کا مقام کیا ہے اور ان کی اطاعت کس رنگ میں ہونی چاہئے اس کے لئے خدا تعالیٰ کے موعود خلیفہ

حضرت مصلح موعود کے ایک خطبہ جمعہ سے اقتباس پیش کیا جاتا ہے- آپ فرماتے ہیں-

"جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور کچھ شرائط کی پابندی ان کے لئے لازمی ہوتی ہے جن کے بغیر ان کے کام کبھی بھی صحیح طور پر نہیں چل سکتے اور اس کے متعلق میں نے کہا تھا کہ ان شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں اور اس کی اطاعت کا اقرار کر چکے ہیں تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہئے کہ وہ کیا کہتا ہے اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہئے اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہئے جن کے نتائج ساری جماعت پر آ کر پڑتے ہیں- کیونکہ پھر امام کی ضرورت اور حاجت ہی نہیں رہتی- اگر ایک شخص اپنے طور پر دوسری قوموں سے لڑائی مول لے لیتا ہے اور ایسا فتنہ یا جوش پیدا کر دیتا ہے جس کے نتیجہ میں ساری جماعت مجبور ہو جاتی ہے کہ اس لڑائی میں شامل ہو تو اس کے متعلق پھر یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ اس نے امام اور خلیفہ کے منصب کو چھین لیا اور خود امام اور خلیفہ بن بیٹھا اور وہ فیصلہ جس کا اجراء خلیفہ اور امام کے ہاتھوں سے ہونا چاہئے تھا خود ہی صادر کر دیا- اگر ہر شخص کو یہ اجازت ہو تو تم ہی بتاؤ پھر امن کہاں رہ سکتا ہے- ایسی صورت میں جماعت کے نظام کی مثال اس ٹین کی سی ہوگی جو کتے کی دم سے باندھ دیا جاتا ہے اور جدھر جاتا ہے ساتھ ساتھ ٹین بھی حرکت کرتا جاتا ہے امام کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے-

.......... میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ فتنہ وفساد کی نیت سے کوئی بات چھیڑ دیتے ہیں اور ہماری جماعت کے دوست فوراً اس کے پیچھے بھاگ پڑتے ہیں اور وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ دشمن کی تو غرض ہی یہ تھی کہ کوئی فتنہ وفساد پیدا کرے اور انہیں زیر الزام لائے ..........تو بعض دفعہ دشمن اس قسم کی چالاکی بھی کرتا ہے- سمجھنے والے تو بچ جاتے ہیں لیکن جو اندھا دھند کام کرنے والے ہیں وہ پھنس جاتے ہیں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں- اسی وجہ سے (دین) نے حکم دیا ہے کہ (-) کہ امام کو ہم نے تمہارے لئے ڈھال کے طور پر بنایا ہے اگر اس کے پیچھے ہو کر لڑو گے تو زخموں سے بچ جاؤ گے لیکن اگر آگے ہو کر حملہ کرو گے تو مارے جاؤ گے کیونکہ وہ خوب سمجھتا ہے کہ کیا حالات ہیں' کس وقت اعلان جنگ ہونا چاہئے اور کس وقت دشمن کے فریب سے بچنا چاہئے-"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل 5رجون 1937ء)

## مجلس شوریٰ کا قیام

جماعتی نظام کے لئے تیسرا اصل مجلس شوریٰ کا قیام ہے- قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جماعت مومنین کے متعلق واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ (-) کہ ان کے تمام اہم معاملات باہمی مشورہ سے طے پاتے ہیں-

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو (وشاورھم فی الامر) کا ارشاد فرمایا ہے- جب یہ ارشاد حضرت خاتم النبیین ﷺ کے لئے ہوا تو آپؐ کے خلفاء راشدینؓ کے لئے نبی کریم ﷺ کی سنت کی پیروی میں بدرجہ اولیٰ ہے- لہٰذا جماعتی نظام کے لئے خلفاء کے لئے مجلس شوریٰ کا قیام اظہر من الشمس ہے-

باقی رہا یہ سوال کہ کیا رسول یا خلفاء مجلس شوریٰ کے مشورہ کے پابند ہیں تو اس کے متعلق قرآنی ارشاد (فاذا عزمت فتوکل علی اللّٰہ) اور خود آنحضرت ﷺ کا عمل مشعل راہ ہے کہ وہ مشورہ پر عمل کرنے کے پابند نہیں ہیں-

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک تقریر کا اقتباس پیش کیا جاتا ہے-

"میں پھر ایک دفعہ اس سوال کا جواب دیتا ہوں کہ اگر کوئی بات ماننی ہی نہیں تو مشورہ کا کیا فائدہ؟ یہ بہت چھوٹی سی بات ہے- ایک دماغ سوچتا ہے تو اس میں محدود باتیں آتی ہیں- اگر دو ہزار آدمی قرآن مجید کی آیات پر غور کر کے ایک مجلس میں معنی بیان کریں تو بعض غلط بھی ہوں گے مگر اس میں بھی تو کوئی شبہ نہیں کہ اکثر درست بھی ہوں گے- پس درست لے لئے جائیں گے اور غلط چھوڑ دئے جائیں گے- اسی طرح ایسے مشوروں میں جو امور صحیح ہوں گے وہ لے لئے جائیں گے- ایک آدمی اتنی تجاویز نہیں سوچ سکتا- ایک وقت میں بہت سے آدمی ایک امر پر سوچیں گے تو انشاء اللہ کوئی مفید راہ نکل آئے گی'-

"پھر مشورہ سے یہ بھی غرض ہے کہ تمہاری دماغی طاقتیں ضائع نہ ہوں بلکہ قومی کاموں میں مل کر غور کرنے اور سوچنے اور کام کرنے کی تم میں قابلیت پیدا ہو- پھر ایک اور بات ہے کہ اس قسم کے مشوروں سے آئندہ لوگ خلافت کے لئے تیار ہوتے رہتے ہیں- اگر خلیفہ لوگوں سے مشورہ ہی نہ لے تو نتیجہ یہ نکلے کہ قوم میں کوئی دانا انسان ہی نہ رہے اور دوسرا خلیفہ احمق ہی ہو کیونکہ اسے کبھی کام کرنے کا موقع ہی نہیں دیا گیا- ہماری پچھلی حکومتوں میں یہی نقص تھا- شاہی خاندان کے لوگوں کو مشورہ میں شامل نہ کیا جاتا- جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ان کے دماغ مشکلات حل کرنے کے عادی نہ ہوتے تھے اور حکومت رفتہ رفتہ تباہ ہو جاتی تھی- پس مشورہ لینے سے یہ بھی غرض ہے کہ قابل دماغوں کی رفتہ رفتہ تربیت ہو سکے تا کہ ایک وقت وہ کام سنبھال سکیں- جب لوگوں سے مشورہ لیا جاتا ہے تو لوگوں کو سوچنے کا موقعہ ملتا ہے اور اس سے ان کی استعدادوں میں ترقی ہوتی ہے- ایسے مشوروں میں یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ ہر شخص کو اپنی رائے کے چھوڑنے میں آسانی ہوتی ہے اور طبیعتوں میں ضد اور ہٹ نہیں پیدا ہوتی"

(منصب خلافت صفحہ 49)

اسی سلسلہ میں یعنی خلیفہ کے مقام اور مجلس شوریٰ کی پوزیشن کے متعلق حضرت مصلح موعود کا ایک اور اقتباس آپ کے خطبہ جمعہ سے پیش کرنا ضروری ہے- آپ فرماتے ہیں:

"مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ' خلیفہ کا مقام بہر حال دونوں کی سرداری کا ہے- انتظامی لحاظ سے وہ صدر انجمن احمدیہ کے لئے بھی رہنما ہے اور آئین سازی و بجٹ کی تعیین کے لحاظ سے وہ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے لئے بھی صدر اور رہنما کی حیثیت رکھتا ہے- جماعت کی فوج کے اگر دو حصے تسلیم کئے جائیں تو وہ اس کا بھی سردار ہے اور اس کا بھی کمانڈر ہے- اور دونوں کے نقائص کا وہ ذمہ دار ہے اور دونوں کی اصلاح اس کے ذمہ واجب ہے- اس لحاظ سے اس کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ جب کبھی وہ اپنے خیال میں کسی حصہ میں کوئی نقص دیکھے تو اس کی اصلاح کرے.........."-

"اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے (ولیمکنن لھم دینھم (-) دین کے معنے مذہب کے بھی ہوتے ہیں اور اس لحاظ سے بھی دیکھ لو تو خلفاء اربعہ کا ہی مذہب دنیا میں قائم ہوا ہے- بے شک بعض علیحدہ فرقے بھی ہیں مگر وہ بہت اقلیت میں ہیں- اکثریت اس دین پر قائم ہے جسے خلفاء اربعہ نے پھیلایا ہے مگر دین کے معنی سیاست اور حکومت کے بھی ہوتے ہیں اور اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ جس سیاست اور پالیسی کو وہ چلائیں گے اللہ تعالیٰ اسے ہی دنیا میں قائم کرے گا- اور بوجہ اس کے کہ ان کو عصمت صغریٰ حاصل ہے خدا تعالیٰ کی پالیسی بھی وہی ہوگی- بے شک بولنے والے وہ ہوں گے' زبانیں انہی کی حرکت کریں گی' ہاتھ انہیں کے چلیں گے اور پیچھے دماغ انہی کا کام کرے گا مگر دراصل ان سب کے پیچھے خدا تعالیٰ ہوگا- کبھی ان سے جزئیات میں غلطیاں ہوں گی' کبھی ان کے مشیر غلط مشورہ دیں گے' بعض دفعہ وہ اور ان کے مشیر دونوں غلطی کریں گے لیکن ان درمیانی روکوں سے گزر کر کامیابی انہیں ہی حاصل ہوگی- جب تمام کڑیاں مل کر زنجیر بنیں گی وہ صحیح ہوگی اور ایسی مضبوط کہ کوئی اسے توڑ نہ سکے گا- پس اس لحاظ سے خلیفۂ وقت کا یہ فرض ہے کہ جس حصہ میں بھی اسے غلطی نظر آئے اس کی اصلاح کرے- جہاں اس کا یہ فرض ہے کہ منتظمین اور کارکنوں کی پوزیشن قائم رکھے وہاں یہ بھی ہے کہ جماعت کی عظمت اور اس کے مشورہ کے احترام کو بھی قائم رکھے- اگر جماعت کسی وقت کارکنوں کے حقوق پر حملہ کرے تو اس کا کام ہے کہ اسے پیچھے ہٹائے اور اگر کبھی کارکن جماعت کے حقوق دبانا چاہیں تو خلیفۂ وقت کا فرض ہے کہ انہیں روک دے-"

(الفضل 27راپریل 1938ء)

## مرکز کا وجود

جماعتی نظام کے لئے ایک اور ضروری اصل مرکز کا وجود ہے جہاں خلیفۂ وقت کا قیام ہوتا ہے- اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے الفاظ میں:

"اس مرکز کے وجود سے جماعت گویا ایک کھونٹے سے بندھی رہتی ہے اور انتشار کے خطرات سے محفوظ ہو جاتی ہے- اسی اصل کے ماتحت مکہ مکرمہ کا نام ام القریٰ رکھا گیا ہے یعنی وہ ایک ایسی بستی ہے جو دوسری بستیوں کے لئے بطور ماں کے ہے- اس نام میں یہ اصولی اشارہ کیا گیا ہے کہ مرکز کا وجود گویا ماں کی طرح ہوتا ہے جو بچوں کی خوراک اور اجتماع اور حفاظت کا ذریعہ ہے- اگر کسی جماعت کا کوئی مرکز نہ ہو تو وہ بھیڑ بکریوں کی طرح صرف ایک منتشر گلہ ہوتی ہے جسے جنگل کا کوئی درندہ ایک ہی حملہ میں بکھیر کر رکھ سکتا ہے- اور مرکز کے بغیر کسی جماعت کی تنظیم اور تربیت بھی ممکن نہیں ہوتی کیونکہ تنظیم اور تربیت کے لئے ایک ایسے مقام کا وجود ضروری ہوتا ہے جس کی طرف جماعت کے افراد بار بار لوٹ کر آئیں' اس کی برکات اور ہدایت سے فائدہ اٹھائیں (-) اور حضرت مسیح موعود کے الہام میں قادیان کا نام بھی معاد رکھا گیا ہے کیونکہ جماعت کے لوگ اس کی طرف بار بار رجوع کر کے تربیت حاصل کرتے تھے اور انشاء اللہ آئندہ بھی کریں گے اور جب تک قادیان کی واپسی نہیں ہوتی- ربوہ قادیان کا قائم مقام ہے کیونکہ وہ اس وقت خلافت احمدیہ کا جائے قیام ہے- پس جماعت کا فرض ہے کہ وہ ربوہ میں بار بار آ کر مرکز کی برکات سے فائدہ اٹھائیں اور خلافت کے فیوض سے متمتع ہوں اور پھر مرکز کا وجود جماعتی اجتماعوں اور قومی منشوروں اور باہمی تعارف پیدا کرنے کا بھی ایک بھاری ذریعہ ہے جس کے بغیر جماعت کی تربیت ممکن نہیں اور آج کل تو ہمارا مرکز مرکزی دفاتر کا بھی صدر مقام ہے جس کی شاخیں ساری دنیا پر پھیلی ہوئی ہیں اور کوئی فرد جماعت مرکزی دفاتر سے کٹا ہوا نہیں رہ سکتا کیونکہ تمام روحانی اور تنظیمی اور دفتری امور میں اسے لازماً مرکز کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے-"

(جماعتی تربیت کے اصول)

## جماعتی امور کی اطلاعیں

جماعتی نظام کے لئے ایک ہدایت قرآن کریم کی سورۃ توبہ کی اس آیت سے مستنبط ہوتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ منافقوں کی ایک بدعملی کا ذکر فرماتا ہے (-) اور ان میں سے بعض ایسے منافق بھی ہیں جو نبی کو دکھ دیتے اور کہتے ہیں تو کان ہی کان ہے- اللہ تعالیٰ اس کے متعلق اپنے رسول اکرمؐ کو فرماتا ہے (-) تو کہہ دے وہ تمہارے لئے بھلائی سننے کا کان رکھتا ہے- اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار نہیں کیا کہ آپؐ "اذن" یا کان نہیں ہیں بلکہ فرمایا کہ وہ "اذن" اور کان تمہاری بھلائی کے لئے ہے- اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ نبی' خلیفہ اور امام وقت کے پاس جماعتی امور کے متعلق ہر قسم کی اطلاع ملتی رہنی چاہئے تا کہ وہ قابل اصلاح امور کی اصلاح کے متعلق مناسب ہدایات جاری فرما سکے-

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں انسان تفصیل سے بیان نہیں کر سکتا- رسول کریم ﷺ کی مجلس میں بھی بعض دفعہ لوگ آتے اور گھنٹوں آپ سے مخفی باتیں کرتے - قرآن کریم میں اس امر کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے ''ھو اذن'' کہ منافق کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کان ہی کان ہیں ہر وقت لوگ آتے اور انہیں رپورٹیں پہنچاتے رہتے ہیں۔ تو رسول کریم ﷺ کو بھی کئی مخفی باتوں کا علم ہوا کرتا تھا۔ بیسیوں دفعہ ایسا ہوا۔ آپ فرماتے میرے پاس رپورٹ آئی ہے آج فلاں جگہ یہ کام ہو رہا ہے۔ تو امام کو وہ معلومات ہوتی ہیں جو اور لوگوں کو نہیں ہوتیں۔ اس لئے وہ جانتا ہے کہ فلاں کام جو ہو رہا ہے وہ کیوں ہو رہا ہے اور کس طرح ہو رہا ہے اور اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ جماعت سے اس وقت لڑائی کرائی جائے جب لڑائی کا کوئی فائدہ ہو''۔ (الفضل 5 رجون 1937ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اس سلسلہ میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

''اب مثلاً میرا علم جو ہے اس کا ایک حصہ ایک لحاظ سے دراصل آپ کا ہی علم ہے کیونکہ مجھے کراچی کی بیدار اور چوکس جماعت بھی اطلاع بھجوا رہی ہے' مجھے راولپنڈی کی بیدار اور چوکس جماعت بھی اطلاع بھجوا رہی ہے' مجھے پشاور کی بیدار اور ہوشیار جماعت بھی اطلاع دے رہی ہے۔ غرض ہر جماعت سے جہاں بھی جماعت قائم ہے وہاں سے مجھے اطلاع مل رہی ہے اور چونکہ میرا اور آپ کا وجود ایک ہی ہے اللہ کے فضل سے آپ میری آنکھیں ہیں جن کے ذریعہ سے میں دیکھتا ہوں اور علم حاصل کرتا ہوں۔ آپ میرے کان ہیں جن کے ذریعہ سے میں سنتا ہوں اور حالات کی روش کو محسوس کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ کی فراست اور میری فراست دراصل ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں یا ایک ہی پیالے کے مختلف اطراف ہیں''۔

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل یکم اکتوبر 1969ء)

دراصل یہ قرآنی آیت (-) (النساء: 84) کی عملی تفسیر ہی ہے جو Inteligentia کا تقرر عمل میں لایا جاتا ہے۔

لیکن ان رپورٹس کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جماعت مومنین کو ایک احتیاط بھی بتادی ہے۔ فرمایا ہے (-) (الحجرات: 7) اے مومنو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی اہم خبر لائے تو اس کی تحقیق کرلیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم ناواقفی سے کسی قوم پر حملہ کر دو اور پھر اپنے کئے پر شرمندہ ہو جاؤ۔

## منافقین کی بدعملیوں سے آگاہی کی تلقین

جماعتی نظام کے لئے چھٹا اصل یا ہدایت منافقین کی بداعمالیوں سے آگاہ رہنے کی تلقین ہے جس کے متعلق قرآن کریم کی متعدد آیات اور احادیث کی اکثر روایات میں ذکر ہوا ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''منظم جماعتوں میں منافقوں کا گروہ ضرور ہوتا ہے کیونکہ جب تنظیم نہ ہو تو منافقت کرنے کی ضرورت کم ہی ہوتی ہے۔ لیکن جب ایک جماعت منظم ہو تو اسے چھوڑنا کمزور دل لوگوں کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ ایک طرف تو اپنی جماعت سے بھی تعلق بنائے رکھتے ہیں اور دوسری طرف خفیہ خفیہ اس کے مخالفوں سے بھی ساز باز شروع کر لیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ چونکہ ایک منظم جماعت ہے اسے اس خطرہ کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ منافقوں کا وجود اس میں پایا جانا اس کی کمزوری کی علامت نہیں بلکہ اس کی تنظیم کا ثبوت ہے۔ ہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ منافقوں کی چالوں کو جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں سمجھے اور انہیں مدنظر رکھ کر منافقوں کو پہچانے اور ان سے وہی معاملہ کرے جو قرآن کریم نے تجویز کیا ہے اور ان کے ہتھکنڈوں میں نہ آئے کہ وہ شیطان کی طرح خیر خواہ بن کر ہی حملے کیا کرتے ہیں''۔

(تفسیر کبیر جلد اول جز اول صفحہ 176)

دراصل اس قرآنی اصل کے ماتحت ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت کے ہر فرد کو سورۃ البقرۃ کی ابتدائی سترہ آیات اور ان کے ترجمہ کو زبانی یاد کر کے ہر وقت اپنے مدنظر رکھنے کا ارشاد فرمایا کیونکہ ان آیات میں منافقین کی تمام بڑی بڑی چالاکیوں کا ذکر آ گیا ہے جن سے جماعت مومنین کو ہوشیار اور چوکس رہنا چاہئے۔

## تقرر مربیان

جماعتی نظام کے لئے ساتواں اصل اصلاح و ارشاد کے لئے مربیان کا تقرر ہے جو ایک طرف غیر مذاہب اور غیر از جماعت افراد تک پیغام حق پہنچانے کا کام کریں اور دوسری طرف افراد جماعت کو شرائع کی تعلیم دیں اور ان کی حکمت سے آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(-) (آل عمران: 105) تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

حضرت مصلح موعود سورۃ ھود کی آیت (فاستقم کما امرت) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''ہمارا بھی (-) یہ فرض رکھا گیا ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کے ساتھ دوسرے مومنوں کی اصلاح کا بھی فکر کریں۔ ایک ادنیٰ غور سے یہ بات معلوم ہوسکتی ہے کہ بغیر ایک کامل نظام کے اس حکم پر عمل نہیں ہوسکتا۔ ایک مومن اپنے پاس کے مومن کو تو نصیحت کرسکتا ہے لیکن سب دنیا کے مومنوں کو بغیر نظام کے کس طرح نصیحت کرسکتا ہے۔ صرف مکمل نظام کے ذریعہ انسان گھر بیٹھا سب (مومنوں) کی خبر رکھ سکتا ہے''۔

(تفسیر کبیر جلد سوم سورۃ ھود صفحہ 295)

مربیان کے لئے عملی نمونہ پیش کرنے کی بھی تاکید قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (سورۃ حٰم سجدہ آیت 34)۔ اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور خود بھی اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

لیکن اس غلطی کے احتمال کی وجہ سے کہ جماعت مومنین اصلاح و ارشاد کے کام کو مربیان کے خاص طبقہ تک محدود کر کے خود کو کلیۃً اس سے آزاد نہ سمجھ لے حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں: یعنی جماعت مومنین کا جو شخص بھی کسی کو ناپسندیدہ اور خلاف شریعت فعل کا ارتکاب کرتے دیکھے تو خاموشی اختیار نہ کرے اور صرف اس خیال سے اپنے نفس کو تسلی نہ دے کہ اس کام کے لئے ایک جماعت مربیان کی مقرر ہے بلکہ اسے چاہئے کہ اس ناپسندیدہ فعل کو اپنے ہاتھ سے بدل دے یعنی اس کے ارتکاب سے روکے۔ لیکن اگر اس کو ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کی اصلاح کی کوشش کرے اور اگر اسے یہ طاقت بھی حاصل نہ ہو تو کم از کم اسے برا سمجھ کر اپنے دل ہی میں دعا کے ذریعہ اصلاح کی کوشش کرے۔

## باہمی اخوت

جماعتی نظام کے لئے آٹھواں اصل باہمی اخوت ہے۔ جس کے لئے (-) (پس تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے) (مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں لہٰذا اگر کبھی آپس میں رنجش پیدا ہو جائے تو فوراً صلح کرلیا کرو) جیسی آیات قرآنی بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور احادیث میں اس کے لئے تفصیلی احکام وارد ہوئے ہیں جن میں سے (-) (تم میں سے کوئی حقیقی مومن اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے اس چیز کو پسند نہیں کرتا جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے) (-) فرمایا (وہ شخص ملعون ہے جو مومن کو نقصان پہنچائے یا اسے دھوکہ دے) اور (-) جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن پر ایمان لانے والا ہے اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو گھور کے دیکھے۔

اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد (-) تو مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے میں ایک دوسرے سے محبت کرنے میں' ایک دوسرے سے جذبات عطوفت کے اظہار میں ایسا دیکھے گا جیسا کہ ایک جسم ہے کہ جب اس کا ایک عضو بیمار ہو یا تکلیف میں ہو تو تمام جسم بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (دینی) اخوت کا صحیح آئینہ دار ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''تم باہمی اتفاق رکھو اور اجتماع کرو خدا تعالیٰ نے (مومنوں) کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔

میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی (-) یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں سے ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔'' (ملفوظات)

بقیہ صفحہ 3

وقت نہیں بلکہ امیدوں اور آرزوؤں کی گھڑیاں ہیں۔ پس تقدیس کے سنگھار سے اپنے آپ کو زینت دو۔ اور پاکیزگی کے زیوروں سے اپنے آپ کو سجاؤ۔ کہ تمہاری دیرینہ آرزوئیں برآئیں اور تمہاری صدیوں کی خواہشیں پوری ہوئیں۔ تمہارا رب خود چل کر تمہارے گھروں میں آ گیا اور تمہارا مالک آپ تمہاری رضامندی کا طالب ہوا۔ آؤ آؤ! کہ ہم سب اپنے بچوں والے تنازعات کو بھول کر اس کے فرستادہ کے ہاتھ پر جمع ہو جائیں۔ اور اس کی حمد کے ترانے گائیں اور اس کی ثناء کے قصیدے پڑھیں۔ اور اس کے دامن کو ایسی مضبوطی سے پکڑیں کہ پھر وہ یار یگانہ کبھی ہم سے جدا نہ ہو۔

## عورتوں نے چندوں کے علاوہ بیوت الذکر کے لئے اپنے زیورات پیش کر دیئے

# تعمیر بیوت الذکر کے لئے مالی قربانی کی شاندار مثالیں

## نومبائعین تعمیر بیوت الذکر کے لئے مالی قربانی کے علاوہ اپنے پلاٹس پیش کر رہے ہیں

مرتبہ: صفدر نذیر گولیکی صاحب

مالی قربانی ہو یا جانی جماعت احمدیہ کا ہر فرد خدا کے فضل وکرم سے ہر وقت تیار نظر آتا ہے دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان کی ایک کارکنہ جب الاؤنس لیتیں تو اس رقم میں سے نئے نئے نوٹ الگ کر لیتیں۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ یہ چندہ دینے کے لئے نئے نوٹ الگ کرتی ہوں۔ نوٹوں کی قیمت تو ایک ہی ہوتی ہے مگر جو جذبہ ہے اس پر قربان جایئے۔

ایک کسٹم آفیسر نے ایک احمدی سے پوچھا کہ تم کس طرح ہر سال اپنا بجٹ پورا کر لیتے ہو، ہمارے پاس رقم کے ذرائع ہونے کے باوجود ہم وصولی نہیں کر پاتے احمدی دوست نے کہا بجٹ کا تو علم نہیں کہ کس طرح پورا ہوتا ہے ہاں یہ علم ہے کہ اگر کسی احمدی سے چندہ لینا بند کر دیا جائے تو وہ سمجھتا ہے کہ وہ جیتے جی مر گیا ہے۔ کسٹم آفیسر کہنے لگا تم لوگ تو نہ جانے کہاں کی مخلوق ہو۔

حقیقت یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے آ کر مالی قربانی کا ایسا چسکا لگا دیا ہے کہ افراد جماعت بہانے ڈھونڈتے رہتے ہیں کہ کس طرح خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

## قربانی کی روح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے عورتوں میں قربانی کی روح دین کی خاطر محبت کا جذبہ اور قربانی کی لگن پیدا کی جس کے نتیجہ میں نہ صرف ایک بیت بلکہ تین بیوت کے بنانے کی ان کو توفیق ملی اور اس کے علاوہ ہر بیت جو تعمیر کی گئی اس میں بھی عورتوں کے چندوں کا خاصہ حصہ تھا۔

2 مارچ 1923ء کا حضور کا خطبہ جمعہ بھی اسی مضمون پر ہی مشتمل تھا۔ آپ نے فرمایا:-

''درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے...... برلن میں بیت کے متعلق جو تحریک کی گئی ہے اس میں دیکھا گیا ہے کہ عورتوں نے اپنے اخلاص کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے جو کسی اور جگہ ہرگز نہیں مل سکتا۔ اسوقت تک 25 ہزار کے وعدے ہو چکے ہیں........ میں نے اس بیت کی تحریک کے لئے یہ شرط رکھی تھی کہ احمدی عورتوں کی طرف سے (بیت الذکر) ہو گی جوان کی طرف سے نو (احمدی) بھائیوں کو بطور ہدیہ پیش کی جائے گی۔ اب بجائے اس کے کہ وہ عورتیں جنہیں کمزور کہا جاتا ہے اس تحریک کو سن کر پیچھے ہٹتیں عجیب نظارہ نظر آیا اور وہ یہ کہ اس تحریک پر اس وقت تک گیارہ عورتیں احمدیت میں داخل ہو چکی ہیں تا کہ وہ بھی اس چندہ میں شامل ہو سکیں...... میں سمجھتا ہوں کہ یہ عورتیں پہلے ہی احمدی تھیں کوئی اس لئے مذہب نہیں بدلا کرتا کہ چندہ دے۔ وہ پہلے احمدی تھیں مگر ان میں احمدیت کے اظہار کی جرأت نہ تھی اب انہوں نے دیکھا کہ اگر اب بھی جرأت نہ کی تو اس ثواب سے محروم رہ جائیں گی گویا اس طرح اس تحریک نے گیارہ روحوں کو ہلاکت سے بچا لیا اور یہ پہلا پھل ہے جو اس تحریک سے ہم نے چکھا ہے''۔

اس خطبہ کے تسلسل میں حضور نے فرمایا:-

''پھر یہ بھی ایمان کی علامت ہے کہ کئی لوگ لکھ رہے ہیں کہ آپ دعا فرمائیں میری بیوی چندہ دینے میں کمزوری نہ دکھائے......... پھر بعض لکھ رہے ہیں کہ وفات یافتہ بیوی کی طرف سے چندہ دینے کی اجازت دی جائے۔ غرض یہ ایسا نظارہ ہے کہ جو اپنی نظیر نہیں رکھتا''۔

(الفضل 8 مارچ 1923ء)

## خواتین کی مالی قربانی

یکم مارچ 1923ء کو بذریعہ الفضل حضرت مصلح موعود نے پھر ایک مکتوب کے ذریعہ احمدی خواتین کی قربانیوں کو سراہا۔ آپ نے یہ مضمون:-

''بیت برلن مخلص بہنوں کے اخلاص کا نمونہ''

کے عنوان سے لکھا جس میں آپ نے جماعت کو بتایا کہ گو بیت برلن کے چندہ کے متعلق اعلان کو ابھی ایک ماہ نہیں گزرا مگر بیس ہزار سے اوپر چندہ کی رقم ہو چکی ہے۔ حضور نے تحریر فرمایا:-

''میں چاہتا ہوں کہ دوسری بہنوں کو تحریص دلانے کے لئے اور اس لئے کہ مخلصین کے اخلاص کا اظہار ہو کر جماعت میں ان کے لئے دعا کی تحریک ہو بعض خاص خاص خاندانوں اور جماعتوں کے چندہ کا جنہوں نے قابل رشک نمونہ دکھایا ہے ذکر کروں قادیان سے باہر کے خاص چندوں میں سے سب سے اول نمبر پر کپتان عبدالکریم صاحب سابق کمانڈر انچیف ریاست خیر پور کی اہلیہ کا چندہ ہے جنہوں نے اپنا کل زیور اور اعلیٰ کپڑے قیمتی ڈیڑھ ہزار روپیہ فی سبیل اللہ دے کر ایک نیک مثال قائم کی ہے۔ دوسری مثال اسی قسم کے اخلاص کی چوہدری محمد حسین صاحب صدر قانون گو سیالکوٹ کے خاندان کی ہے۔ ان کی بیوی، بھاوج، بہو نے اپنے زیورات قریباً سب کے سب اس چندہ میں دیدیئے جن کی قیمت اندازاً دو ہزار روپیہ تک پہنچتی ہے۔

تیسری مثال اسی قسم کے اخلاص کے نمونہ کی سیٹھ ابراہیم صاحب کی صاحبزادی کی ہے اس مخلص بہن نے بھی اپنے کل زیورات جو اندازاً ایک ہزار روپے کی قیمت کے ہونگے چندہ میں دیدیئے ہیں۔

چوتھی مثال اعلیٰ درجہ کے اخلاص کی خان بہادر محمد علی خان صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل افسر چکدرہ کی اہلیہ صاحبہ اور دختر کی ہے جنہوں نے اپنا زیور جس کی قیمت اندازاً ایک ہزار روپیہ سے زائد ہو گی اس چندہ میں دے دیا بلکہ خان بہادر صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے اپنی مرحومہ دختر کا ایک زیور بھی جو انہوں نے بطور یادگار رکھا ہوا تھا مرحومہ کی طرف سے چندہ میں دے دیا ہے.........

پانچویں مثال میاں عبداللہ صاحب سنوری ریاست پٹیالہ کی بیوی، بیٹی اور بہو کی ہے۔ جنہوں نے نہایت محدود ذرائع آمدن کے باوجود دو سو روپے سے اوپر چندہ بصورت نقد اور زیور دیا''

(الفضل یکم مارچ 1923ء)

## دو بکریاں قبول کی جائیں

ایک اور ایمان افروز مثال اس چندہ کے سلسلہ میں حضرت عرفانی صاحب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

''کل 12 رفروری 1923ء کی شام کو جب کہ میں اپنے دفتر سے اٹھ رہا تھا اور محاسب صاحب میرے پاس تھے مائی کاکو (حضرت اماں جان کی خادمہ) ان کو تلاش کرتی ہوئی آئی اور کہا کہ برلن بیت کے چندہ میں دو بکریاں آئی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ تمہارے پاس پہنچا دوں۔ تم کو تلاش کیا نہیں ملے تمہارے گھر پہنچا آئی ہوں۔

میرے (یعنی عرفانی صاحب) کے استفسار پر مائی کاکو نے بتایا کہ محمد عامل (ایک بھاگلپوری مہاجر) کی بیوی لائی ہے اس نے کہا ہے کہ ہمارے گھر میں اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں یہی دو بکریاں قبول کی جائیں''

(الحکم 14 فروری 1923ء ص 7)

## فتح کے سامان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:-

کسی بھی فتح کے لئے سامانوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ان سامانوں میں سے سب سے بڑا سامان ایک (بیت الذکر) کا ہوتا ہے۔ خدا نے اس وقت ہمارے لئے بہت آسانی پیدا کر دی ہے۔ یعنی صرافی کے تغیرات کے ماتحت اگر ہم دس روپیہ یہاں دیں تو وہاں پندرہ روپیہ کا پونڈ ہمیں مل جاتا ہے اور خدا تعالیٰ نے میرے دل میں بڑے زور سے تحریک کی ہے کہ اس کام کو شروع کیا جاوے۔ اور یہ تحریک عجیب طرح ہوئی ہے۔ کل جب میں ظہر کی نماز پڑھنے کیلئے آیا تو مجھے خیال ہوا کہ پانچ سات ہزار روپیہ جمع کر کے ولایت بھیج دیا جاوے کہ احمدیہ بیت الذکر کا انتظام ہو۔ مگر جب ظہر کے بعد میں ان دوستوں کو جو بیت میں موجود تھے، یہ تجویز سنانے لگا تو بجائے پانچ سات ہزار کے میرے منہ سے نکلا کہ پندرہ ہزار کی تحریک کی جائے اور قرض کے طور پر جماعت سے لے کر یہ روپیہ بھیج دیا جائے۔ پھر آہستہ آہستہ [illegible] ہو جائے گا۔ اس وقت چند دوست (بیت) میں تھے اسی وقت چندہ شروع ہو گیا اور چھ سو روپیہ اسی وقت ہو گیا۔ گھر جا کر جب میں نے والدہ اور اپنی بیبیوں سے ذکر کیا تو دو سو وہاں ہوا۔ پھر جب میں مضمون لکھنے لگا تو بجائے پندرہ کے تیس ہزار لکھا گیا پہلے خیال تھا کہ قرض لیا

جائے لیکن جب میں مضمون لکھ چکا تو دیکھا کہ مضمون تو مکمل ہو گیا ہے اس میں آگے لکھنے کی گنجائش نہیں۔ لیکن اس میں قرض کی بات رہ گئی ہے۔ میں نے ہر چند چاہا کہ کہیں اس کو داخل کروں مگر اس کے درج کرنے کی کوئی جگہ نہ ملتی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ خدا ہی کا تصرف ہے۔ کل شام کے وقت کچھ دوست (بیت) مبارک میں جمع ہوئے، وہاں تحریک کی اور آج عورتوں میں تحریک کی تو مجھے بتلایا گیا کہ آٹھ ہزار کے وعدے ہو چکے ہیں جس میں سے بہت سی رقم وصول بھی ہو چکی ہے۔ اس حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان سے ایک معقول رقم وصول ہو گی اور اب آپ صاحبان کو اسی کے لئے جمع کیا گیا ہے جب یہ تحریک باہر جائے گی تو انشاء اللہ وہاں بھی جلد یہ تحریک کامیاب ہو گی۔

(انوار العلوم جلد 5 ص 18)

# بیت الفضل لنڈن کیلئے
# عورتوں کو تحریک

حضور نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

''پس لنڈن میں ایک چھوٹا سا مکان اور (بیت) بہت بڑی سمجھی جائے گی اور اس کا بہت بڑا نام ہوگا اور قیامت تک رہے گا۔ لنڈن میں ایک چھوٹا سا مکان اور ہماری چھوٹی (بیت) کے قریب قریب تخمینًا پچاس ساٹھ ہزار روپے خرچ کا اندازہ ہے............ اس میں عورتوں کو بھی حصہ لینا چاہئے۔ چندوں کی بھی اقسام ہوتی ہیں۔ بعض چندوں میں مرد زیادہ حصہ لیتے ہیں بعض میں عورتیں۔ کسی کتاب کا شائع کرنا ہوتا ہے تو مرد بہت حصہ لیتے ہیں مگر عورتیں اگر کسی (بیت الذکر) یا کنوئیں یا سرائے کے لئے ان کو کہا جائے تو پھر وہ سمجھتی ہیں کہ ہاں یہ ثواب کا کام ہے۔ اکثر شہروں میں دیکھو کنواں یا (بیت) یا سرائے جتنی عورتوں کے نام کی ہوں گی اتنی مردوں کی نہیں ہیں۔ پس امید ہے کہ عورتیں اس تحریک میں خاص حصہ لیں گی''(الفضل 15 جنوری 20ء)

حضور نے اپنے قلم سے الفضل میں بیت لنڈن کے چندہ کے متعلق تحریک فرمائی۔ اپنے مضمون میں حضور نے قادیان کی مستورات کا جس شفقت سے ذکر فرمایا وہ حضور کے الفاظ میں ہی پڑھیے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

''مرد اور عورت اور بچے سب ایک خاص نشہ محبت میں چور نظر آتے تھے۔ عورتوں کا ہی چندہ ... ہزار سے بڑھ گیا اور قریبًا سب کا سب فوراً وصول ہو گیا۔ کئی عورتوں نے اپنے زیور اتار دیئے اور بہتوں نے ایک دفعہ چندہ دے کر پھر دوبارہ جوش آنے پر اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا شروع کیا اور پھر بھی جوش کو دبتا نہ دیکھ کر اپنے وفات یافتہ رشتہ داروں کے نام سے چندہ دیا۔ (الفضل 22 جنوری 1920ء ص 4)

اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب نے لنڈن بیت کے لئے دس پندرہ اشرفیاں دی تھیں۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب جب تحصیل رعیہ میں لندن بیت کے چندہ کی تحریک کے لئے تشریف لے گئے تو دس پندرہ اشرفیاں جو آپ نے اس غرض کے لئے رکھی ہوئی تھیں کہ مریم (حضرت سیدہ اُم طاہر) کی شادی کے وقت اس کے ہاتھ پر رکھوں گی چندہ کی تحریک پر وہ اشرفیاں نکال کر جناب حافظ صاحب کو بھجوا دیں اور کہلا بھیجا کہ مجھے اس وقت اتنی ہی توفیق ہے آپ کسی کو نہ بتائیں۔ (الفضل 11 دسمبر 1923ء)

# جوش محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:-

میں نے قادیان کے احباب کو جمع کر کے چندہ کی تحریک کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانچ ہزار کے قریب چندہ قادیان سے ہی ہو گیا۔ دوسرے دن پھر عورتوں اور مردوں میں تحریک کی تو چندہ کی مقدار گیارہ ہزار سے بھی بڑھ گئی اور بارہ ہزار کے قریب پہنچ گئی۔ جس میں سے سات ہزار وصول بھی ہو چکا ہے اور باقی بہت جلد وصول ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اس غریب جماعت سے اس قدر چندہ کی وصولی خاص تائید الٰہی کے بغیر نہیں ہو سکتی تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اس چندہ کے ساتھ شامل ہے۔ ان دنوں میں قادیان کے لوگوں کا جوش و خروش دیکھنے کے قابل تھا اور اس کا وہی لوگ ٹھیک اندازہ کر سکتے ہیں جنہوں نے اس کو آنکھوں سے دیکھا ہو۔ اخلاص تو نیا نہیں پیدا ہوتا۔ وہ تو دل میں پہلے سے ہوتا ہے مگر اس کے اظہار کا یہ ایک خاص موقع تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ قادیان کے احمدیوں کا اخلاص ابلنے کے درجہ پر پہلے سے پہنچا ہوا تھا اور صرف بہانہ ڈھونڈ رہا تھا اور مرد اور عورت اور بچے سب ایک خاص نشہ محبت میں چور نظر آتے تھے۔ عورتوں کا ہی چندہ دو ہزار سے بڑھ گیا اور قریبًا سب کا سب فوراً وصول ہو گیا۔ کئی عورتوں نے اپنے زیور اتار دیئے اور بہتوں نے ایک دفعہ چندہ دیکر پھر دوبارہ جوش آنے پر اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا شروع کیا۔ اور پھر بھی جوش کو دبتا نہ دیکھ کر اپنے وفات یافتہ رشتہ داروں کے نام سے چندہ دیا بچوں کے جوش کا یہ حال تھا کہ ایک بچہ نے جو ایک غریب اور محنتی آدمی کا بیٹا ہے مجھے ساڑھے تیرہ روپے بھیجے کہ مجھے جو پیسے خرچ کرنے کے لئے ملتے تھے، ان کو میں جمع کرتا رہتا تھا وہ میں سب کے سب اس چندہ کے لئے دیتا ہوں نہ معلوم کن کن امنگوں کے ماتحت اس بچہ نے وہ پیسے جمع کئے ہونگے۔ لیکن اس کے مذہبی جوش نے خدا کی راہ میں ان پیسوں کے ساتھ ان امنگوں کو بھی قربان کروا دیا۔ مدرسہ احمدیہ کے غریب طالب علموں نے جو ایک سو سے بھی کم ہیں اور اکثر ان میں سے وظیفہ خوار ہیں ساڑھے تین سو روپیہ چندہ لکھوایا۔ اور ان کی مالی حالت کو مدنظر رکھ کر

کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے کئی ماہ کے لئے اپنی اشد ضروریات کے پورا کرنے سے بھی محرومی اختیار کر لی۔ اسی طرح ٹریننگ کلاس کے طلباء نے جن کی کل تعداد اٹھارہ ہے، ساڑھے تین سو روپیہ چندہ لکھوایا۔ مدرسہ ہائی کے بچوں نے چھ سو کے قریب چندہ لکھوایا۔ غرض بچوں نے بھی اس اخلاص کا نمونہ دکھایا جو دوسری اقوام کے بڑوں میں بھی موجود نہیں ہوتا۔

یہ حال جب عورتوں اور بچوں کا تھا جو بوجہ کمی علم یا قلت تجربہ کے دینی ضروریات کا اندازہ پوری طرح نہیں کر سکتے تو مردوں کا کیا حال ہوگا۔ اسے خود قیاس کیا جاسکتا ہے کہ ایک بڑی تعداد ایسے آدمیوں کی تھی جنہوں نے اپنی ماہوار آمدنیوں سے زیادہ چندہ لکھوایا۔ جن میں سے ایک معقول تعداد ان لوگوں کی تھی جنہوں نے تین تین چار چار گنے چندہ لکھوایا۔ بعض لوگوں کا حال مجھے معلوم ہوا کہ جو کچھ نقد پاس تھا انہوں نے دیدیا اور قرض لے کر کھانے اور پینے کے لئے انتظام کیا۔ ایک صاحب نے جو بوجہ غریب زیادہ رقم چندہ میں داخل نہیں کر سکتے تھے نہایت حسرت سے مجھے لکھا کہ میرے پاس اور تو کچھ نہیں میری دکان کو نیلام کر کے چندہ میں دیا جاوے۔ گو ان کی اس درخواست کو میں قبول نہیں کر سکتا تھا۔ مگر اس سے اس اخلاص کا پتہ لگتا ہے جو ان کے دلوں میں موجزن تھا۔ بعض لوگوں نے سکنی زمینیں چندہ میں دیدیں۔ غرض بے نظیر قربانی کے ساتھ قادیان کی غریب جماعت نے بارہ ہزار روپیہ کے قریب چندہ لکھوایا اور سب سے عجیب بات یہ ہے کہ اس میں سے اکثر حصہ نقد وصول ہو گیا اور لوگوں نے بجائے آہستہ آہستہ چندہ ادا کرنے کے زیورات وغیرہ فروخت کر کے اپنے وعدے ادا کر دیئے اور باقی بھی عنقریب انشاء اللہ وصول ہو جاوینگے۔ (انوار العلوم جلد 5 ص8)

## قابل قدر مالی قربانی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے الفضل میں ایک نوٹ کے ذریعہ ایک احمدی خاتون کی قابل قدر مالی قربانی کو سراہا۔ یہ خاتون مرزا ناصر علی صاحب وکیل و امیر جماعت احمدیہ فیروز پور کی اہلیہ تھیں جنہوں نے احمدیہ بیت فیروز پور کی خستہ حالت دیکھ کر پانچ صد روپے کی گراں قدر رقم برائے مرمت بیت وسامان دریوں وغیرہ کے لئے اور مبلغ پانچ صد روپے مقامی جماعت کے یتامیٰ ومساکین کے لئے مبلغ ایک ہزار عطا فرمایا۔

(الفضل 30 جولائی 1926ء)

اس خاتون کی گراں قدر مالی قربانی پر لجنہ اماء اللہ نے مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس کیا:-

جناب مرزا ناصر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ فیروز پور کی اہلیہ صاحبہ نے 500 روپے فیروز پور کی احمدیہ بیت کی درستی اور 500 روپیہ مقامی یتامیٰ ومساکین کی امداد کے لئے عطا فرمایا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی تمام ممبرات اپنی ایک ہم جنس کی اس قابل قدر مالی قربانی پر خوشی کا اظہار کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ معطیہ کی یہ خدمت قبول فرما کر ثواب دارین سے متمتع فرمائے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام خواتین سے درخواست کرتی ہیں کہ مرزا صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی مثال کو اپنے لئے نمونہ بنائیں۔

(الفضل 10 اگست 1926ء)

## ایک پٹھان عورت کی لازوال قربانی

قادیان کی مستورات کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے ایک غریب عورت کی قربانی کی ایک ایسی مثال پیش کی جس پر ہمیشہ امراء بھی رشک کرتے رہیں گے۔ فرمایا:-

"قادیان کی عورتوں کا چندہ پہلے ہی جلسہ میں ساڑھے آٹھ ہزار تک پہنچ گیا ہے اور ابھی بڑھ رہا ہے اور غالباً کچھ تعجب نہیں کہ دس ہزار تک پہنچ جائے۔ جس اخلاص اور جوش سے انہوں نے چندہ دیا ہے۔ اس کا اندازہ غریب عورتوں کے چندہ سے کیا جا سکتا ہے۔ جن کی آمد کا کوئی ذریعہ نہیں..............

ایک پٹھان عورت جو نہایت مسکین ہے اور جو اپنے ملک..............قادیان ہجرت کر آئی ہے اور جو بوجہ ضعف کے سوٹا لے کر بمشکل چل سکتی ہے اس نے دو روپے چندہ دیا۔ ایک اور پٹھان عورت جو نہایت ضعیف ہے اور چلتے وقت بالکل پاس پاس قدم رکھ کر چلتی ہے میرے پاس آئی اور اس نے دو روپے میرے ہاتھ پر رکھ دیئے..........اس کی زبان پشتو ہے اور وہ اردو کے چند الفاظ ہی بول سکتی ہے اپنی ٹوٹی ہوئی زبان میں اپنے ایک ایک کپڑے کو ہاتھ لگا کر کہنا شروع کیا یہ دوپٹہ دفتر کا ہے۔ یہ پاجامہ دفتر کا ہے۔ یہ جوتی دفتر کا ہے۔ میرا قرآن بھی دفتر کا ہے۔ یعنی میرے پاس کچھ نہیں۔ میری ہر ایک چیز بیت المال سے مجھے ملی ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ ایک طرف تو میرے دل پر نشتر کا کام کر رہا تھا دوسری طرف میرا دل اس محسن کے احسان کو یاد کر کے جس نے ایک مردہ قوم میں سے ایسی زندہ اور سرسبز روحیں پیدا کر دیں شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو رہا تھا اور میرے اندر سے یہ آواز آ رہی تھی۔ خدایا! تیرا یہ مسیح کس شان کا تھا جس نے ان پٹھانوں کی جو دوسروں کا مال لوٹ لیا کرتے تھے اس طرح کایا پلٹ دی کہ وہ تیرے دین کے لئے اپنے ملک اور اپنے عزیز اور اپنے مال قربان کر دینے کو ایک نعمت سمجھتے ہیں"۔

(سوانح فضل عمر جلد 2 ص 349-50)

## حضرت مسیح موعود کے پسندیدہ مقولے

حضرت مسیح موعود اپنی گفتگو کے دوران میں اکثر احادیث اور بعض مقولات بکثرت استعمال فرمایا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض مقولے جو آپ کے استعمال میں آتے رہتے تھے درج ذیل ہیں ان سے بھی آپ کی سیرت کے بہت سے پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔

☆. الدّعاء مخ العبادة.

☆. لایلدغ المومن من جحرٍ واحد مرّتین.

☆. بے حیا باش ہر چہ خواہی کن۔

☆. اتّقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله.

☆. خداداری چہ غم داری۔

☆. جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔

☆. الاستقامة فوق الکرامة.

☆. دست درکار دل بایار۔

☆. الاعمال بالنیّات.

☆. انا عند ظن عبدی بی.

☆. آنچناں صیقل زند کہ آئینہ نماند۔

☆. گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی۔

☆. مالایدرک کله لایترک کله.

☆. الطریقة کلّها ادبٌ۔

☆. ادب تاجیست از لطف الٰہی۔

☆. بہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی۔

☆. جو منگے سو مر رہے۔ مرے سو منگن جا۔

(الحکم 28 مئی 39ء)

## مہاجر الی اللہ

ہم اپنے شہرِ گراں خواب کو جھنجوڑ آئے
جو رشتہ ہائے محبت تھے ان کو توڑ آئے

جو دوستوں نے بھی اپنے چلائے تھے ہم پر
ہم اپنے سر کو انہی پتھروں سے پھوڑ آئے

محبتیں جو کبھی تھیں، وہ اب رہیں نہ رہیں
وفا کا رشتہ ہم اپنے خدا سے جوڑ آئے

تھے رہنما سبھی ہجرت کے راستہ کے نشاں
اگرچہ اس میں ہزاروں مہیب موڑ آئے

جو خشک آنکھوں سے رو دیں کبھی ستم زدگاں
تو جان لو کہ تمام اشک وہ نچوڑ آئے

جو کارواں چلا چالیس جاں نثار لئے
اب اس کی راہِ وفا پر کئی کروڑ آئے

گریز پا تھے جو اس در سے سرکشیدہ کبھی
وہ لوگ گزرے ہیں اس در سے سر نیہوڑائے

بجا کہ یاد ستاتی ہے ان کی بھی ناہید
وہ بام و در بھی تو پیارے تھے جن کو چھوڑ آئے

**عبدالمنان ناہید**

**اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا☆ میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا**

ڈیلرز: ڈاؤلینس ریفریجریٹر ڈیپ فریزر ز واشنگ مشین مائیکرو ویواوون پیل ریفریجریٹر ڈیپ فریزر ز سپلٹ اے سی اور گیس اپلائنسز کی تمام ورائٹی موجود ہے۔ احمدی احباب کے لئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر رہیں گے۔

**1-NATIONAL ELECTRONICS لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور 7223228-7357309-0300-9403614**

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے

**VIP** Enterprises Property Consultant

سہیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

## HAROON'S

Shop No.5 Moscow plaza + Blue Area Islamabad PH:826948

Shop No.8 Block A, Super Market Islamabad PH:275734-829886

مینوفیکچررز و ڈیلر واشنگ مشین۔ گیزر کوکنگ رینج۔ ہیٹر وغیرہ

**نور** ہوم اپلائنسز

1-32/B چاندنی چوک راولپنڈی

پروپرائٹر: محمد سلیم منور

فون: 051-4451030-4428520

# AHMAD MONEY CHANGER

Deals in: All Foreign currencies, Bank Drafts, T.T, FEBC, Encashment Certificate

**State Bank Licence # Fel (c)/15812-P-98**

B-1 Raheem Complex, Main Gulberg II, Lahore

Tel#5713728, 5713421, 5750480, 5752796 Fax#5750480

**The Vision of Tomorrow**

**NEW HAVEN PUBLIC SCHOOL**

MULTAN, ☎ 061-553164, 554399

اب ایک کلو کے گھریلو پلاسٹک جار اور ایک کلو اکانومی پلاسٹک کی تھیلی میں بھی دستیاب

اس کے علاوہ کمرشل پیک، اکانومی پیک، فیملی پیک اور ٹیبل پیک میں بھی دستیاب ہے

**Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.**

Shezan International Limited Lahore - Karachi - Hattar

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا مرکز

**احمد موٹرز**

157/13 فیروزپور روڈ۔ مسلم ٹاؤن موڑ لاہور

رابطہ کیلئے۔ مظفر محمود۔ فون آفس 7572031-32

رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

**نورتن جیولرز**

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 213699-214214 گھر 211971

**Malik Abdul Ghafoor**

Deals in all kind of Oil and Lubricants

Ganesh Mills Road Factory Area Faisalabad

☎ 648705-617705 Res:724553

**کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)**

(تندرستی کا خزانہ)

مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

| پیکنگ 20ML | کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) | کاکیشیا Q |
|---|---|---|
| رعایتی قیمت | 100/- | 50/- |

نوٹ۔ اصل "کاکیشیا" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ

**عزیز ہومیو پیتھک** گولبازار ربوہ فون 212399

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel : 211550 Fax 04524-212980
E-mail: ahmadtravel@hotmail.com

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے۔
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ وائن روڈ۔
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل: 0300-4810882

مبارک سائیکل مارٹ
ماؤنٹین بائیسکل پاکستانی و امپورٹڈ نئی بائیسکل و سپیئر پارٹس
Ph:042-7239178
Res: 7225622
نیلا گنبد لاہور

ڈیجیٹل ریسیورز نہایت سستے داموں میں دستیاب ہیں۔ ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
☎211274-213123

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ رفیق دماغ
کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ
توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان شجر کاؤ یجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
دوبئی پراپرٹی سنٹر
دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون 213257
پروپرائٹر: سعید احمد فون گھر 212647

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04524-214510-04942-423173

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل ان کے حصے، بے بی کار، پرامز،
سونگز، واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز:۔ نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر 7237516

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRT
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب جیمسر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

انٹرنیشنل آٹوز
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات
59-86 سپر آٹو مارکیٹ چوک
چوبرجی لاہور فون 042-7354398

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V ۔ گیزر۔ ائرکنڈیشنر
سپلیٹ۔ ٹیپ ریکارڈر۔ وی سی آر
بھی دستیاب ہیں۔
1۔ لنک میکلوڈ روڈ
☎ 7231680 7231681 7223204 7353105
رابطہ۔ انعام اللہ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

Naseem
JEWELLERS
Trusted and Reliable name for
23k-22k Gold Jewellery
Prop: Mian Naseem Ahmad Tahir
Mian Waseem Ahmad (MBA)
Tel : 0092-4524-212837Shop
Tel:0092-4524-214321-Res
Aqsa Road,Rabwah
Email:wastah00@hotmail.com

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے
عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں
رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔
گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون 212758

## چھوٹا قد۔ کمزور بچے۔ بھوک کی کمی

| | | |
|---|---|---|
| APPETIZER CAPS | 25/- | قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے مفید کیپسولز |
| BABY TONIC | 25/- | شیرخوار بچوں کی کمزوری، دانت نکالنے کی تکالیف، دستوں وغیرہ میں مفید دوا |
| BABY GROWTH COURSE | 60/- | کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما، بھوک بڑھانے اور جسمانی توانائی کیلئے |
| DWARFISHNESS COURSE | 200/- | قد کا چھوٹا ہونا، بچوں بچیوں کی رکی ہوئی نشوونما، جسم کی کمزوری اور بونا پن کیلئے |

۔ ادویات، لٹریچر ہمارے سٹاکسٹ یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں

کیور ہیٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار۔ ربوہ پاکستان
فون: ہیڈ آفس 213156 کلینک 214606، سیلز 214576 فیکس (04524)212299

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون۔ 214750
★ اقصیٰ روڈ فون۔ 212515
SHARIF
JEWELLERS

زاہد اسٹیٹ ایجنسی
لاہور۔ اسلام آباد۔ کراچی میں جائیداد کی
خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 042-5415592 - 7441210
موبائل نمبر 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29